Volume : I
No. 14

SP. 1-14-75 (E)
300

# THE SENATE OF PAKISTAN DEBATES

## OFFICIAL REPORT

**Monday, the 10th February, 1975**

CONTENTS

| | PAGE |
|---|---|
| Obituary Reference *Re*: Sad demise of Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao—(*Resolution adopted*) .. .. | 535 |
| Point of Order *Re*: Deferment of normal business in emergent sessions—(*Ruled Out*) .. .. .. .. | 554 |
| Adjournment Motion *Re*: Arrest of the Leader of Opposition —(*Deferred*) .. .. .. .. | 555 |
| Intimation *Re*: Arrest of Senator Mr. Zahurul Haq—(*Read Out*) .. .. .. .. .. | 560 |
| Message from the National Assembly *Re*: Adoption of the Members of the National Assembly (Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance) (Amendment) Bill, 1975—(*Read Out*) .. .. .. .. | 561 |
| Message from the National Assembly *Re*: Adoption of the Members of Provincial Assemblies, Privileges (Amendment) Bill, 1975—(*Read Out*) .. .. .. .. | 561 |
| Message from the National Assembly *Re*: Adoption of the Political Parties (Amendment) Bill, 1975—(*Read Out*) .. | 561 |
| The Members of the National Assembly (Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance) (Amendment) Bill, 1975—(*Adopted*) .. .. .. .. | 562 |
| The Members of the Provincial Assemblies' Privileges (Amendment) Bill, 1975—(*Adopted*) .. .. .. | 570 |
| The Political Parties (Amendment) Bill, 1975—(*Adopted*) .. | 580 |

PRINTED AT THE INTERNATIONAL PRESS, KARACHI.
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI.

Price : Paisa 50

# SENATE DEBATES

## SENATE OF PAKISTAN

**Monday, February 10, 1975**

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at twenty minutes past nine of the clock in the evening, Mr. Chairman (Mr. Habibullah Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

## OBITUARY REFERENCE RE: SAD DEMISE OF MR. HAYAT MOHAMMAD KHAN SHERPAO

**Rao Abdus Sattar** : Mr. Chairman, Sir, with your permission, I want to move a condolence resolution.

**Mr. Chairman** : Yes.

**Rao Abdus Sattar** : With a heavy heart, I beg to move the following resolution :—

"This House places on record its sense of extreme sorrow and profound grief at the sad and tragic death of Late Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao, Senior Minister in NWFP Government, who died as a result of injuries due to the dastardly bomb blast on 8th February, 1975, in the History Hall of Peshawar University, where he had gone to preside over the Installation Ceremony of History Society.

Late Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao was an unyielding patriot and a symbol of new order. His life was short but his achievements were innumerable. He lived for Pakistan and sacrificed his life for the integrity, solidarity and unity of Pakistan. The demise of Late Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao has brought to an abrupt end a brilliant and promising public career, which held such great prospects for the future. His death has taken away from the country an able politician, true patriot, selfless worker for the cause of freedom and national integrity.

[Rao Abdus Sattar]

May God bless his departed soul in heaven and grant courage to the bereaved family to bear the great loss with fortitude. The Senate further conveys its sympathy and condolence to the bereaved family."

Thank you, Sir.

**Mr. Chairman** : Mr. Sher Mohammad Khan.

جناب شیر محمد خان : جناب چیئرمین ! آج مجھے اس ایوان میں نہایت دکھ اور حرمان کے ساتھ ، اپنے راھنما ، جناب حیات محمد خان شیر پاؤ کے انتہائی درد ناک قتل ، شہادت اور ھلاکت پر اپنے جذبات اور احساسات کے اظہار کرنے کا موقع ملا ھے ۔

جناب والا ! اس سے پیشتر کہ میں اس قرار داد پر اپنے خیالات کا اظہار کروں میں جناب حیات محمد خان شیر پاؤ کی ایک بات یہاں بتانا چاھتا ھوں ۔ جناب والا ! انہوں نے ایک موقع پر مجھے بتایا تھا کہ ، شیر محمد ، جب بھی آپ میرے گاؤں آئیں تو راستے میں ایک بہت بڑا قبرستان ھے ، یاد رکھیئے اس میں سے ھوتے ھوئے آیا کریں کیونکہ ان قبروں کا بھی خیال رکھنا چاھیئے ۔ "لیکن جناب چیئرمین ! کل اور کل کے بعد سے جس کسی کو بھی جناب شیر پاؤ کے دولت خانے میں جانے کا اتفاق ھوا ، اس سے پیشتر کہ وہ "شیر پاؤ" گاؤں میں داخل ھو ، اسے راستے میں جناب حیات محمد خان شیر پاؤ کا مزار ملے گا۔

جناب والا ! حیات محمد خان شیر پاؤ کی شہادت کوئی معمولی واقعہ نہیں ھے اور حیات محمد خان شیر پاؤ کو صرف اس لئے اتنی بے دردی سے شہید نہیں کیا گیا کہ وہ میجر آفتاب کے بھائی تھے ، یہ بات نہیں ھے ، جناب والا ! ان کو صرف اس لئے اتنی بے دردی سے شہید کیا گیا ھے کہ وہ جناب بھٹو کے ساتھ تھے ۔ جناب بھٹو کے بھائی کی حیثیت میں انہیں اسلئے قتل کیا گیا ھے کہ وہ جناب بھٹو کے ساتھ مل کر پاکستان کو ایک عظیم پاکستان ، پاکستان کو خوشحال پاکستان اور پاکستان کو نا قابل تسخیر پاکستان بنانا چاھتے تھے ۔ جناب والا ! اسی مقصد کے لئے جناب حیات محمد خان شیر پاؤ نے ۱۹۶۷ء میں اپنی قمیض کے کالر پر ایک بیج لگایا تھا اور اس بیج پر یہ حروف کنندہ تھے کہ "ھم بھٹو کے ساتھی ھیں" جناب والا ! وہ لوگ جنہوں

نے پاکستان بننے کی مخالفت کی تھی، پاکستان کے بانی، قائد اعظم کی مخالفت کی تھی - ان لوگوں کے نزدیک اس سے بڑھ کر اور کیا گناہ ہو سکتا ہے کہ وہ جناب بھٹو صاحب کے ساتھ تھے اور انہوں نے بھٹو صاحب کے ساتھی کی حیثیت سے وہ بیج کیوں لگایا تھا۔

آج جناب حیات محمد خان شیر پاؤ کی جدائی میں ان کے بھائی میجر آفتاب صرف غمزدہ نہیں، ان کا خاندان صرف غمزدہ نہیں بلکہ پورا ملک، پوری مملکت، پوری قوم میجر آفتاب کے ساتھ غم میں شریک ہے اور اس ملک کے ایک فرد، ایک ایک بچے اور بوڑھوں، مردوں اور عورتوں کو میجر آفتاب کے اور اس کے خاندان کے ساتھ غم میں شریک ہونا چاہیئے -

جناب والا! انہوں نے جس عظیم قربانی، جس عظیم فلسفے اور جس عظیم اصول کے لئے عظیم قربانی دی ہے اس کے بعد ان کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی ذمہ داری نہ صرف حیات محمد خان کے خاندان پر عائد ہوتی ہے بلکہ پاکستان کے فرد فرد پر حیات محمد خان کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے -

جناب والا! جناب حیات محمد خان شیر پاو کی روح کو عقیدت پیش کرنی چاہیئے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس نصب العین کے لئے، جس عظیم فلسفہ کے لئے اور اس پاکستان کو نا قابل تسخیر بنانے کے فلسفے کے لئے قربانی دی ہے، ان قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں اور ان کے دشمنوں کے لئے پاکستان کی زمین تنگ کر دیں -

جناب والا! مجھے افسوس ہے کہ میں اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکا جناب والا! ان لوگوں نے اس ملک کی تاریخ میں سب سے زیادہ گھناونے جرم کا ارتکاب کیا ہے - اب تک یہ بات کہنے کی ہم نے پہل نہیں کی کہ تیرہ سو سال پیشتر یزید اور دشمنان اسلام حسینؓ ابن علیؓ کو شہید کر کے محمد عربی کے پیروکاروں کے ذہن سے کلمہ عربی نہیں نکال سکے - آج بھی پاکستان میں، پاکستان کے دشمنوں کا یہی کردار ہے کہ وہ حیات محمد خان شیر پاؤ کو شہید کر کے جناب بھٹو کے ساتھی کا فلسفہ، جناب بھٹو کے دوسرے ساتھیوں کے ذہن سے وہ فلسفہ نہیں نکال سکتے جس کی خاطر جناب حیات محمد

[Mr. Sher Mohammad Khan]

خان شیر پاؤ نے قربانی دی ہے ۔ جناب والا ! یزید نے حسین رض ابن علی رض کو شہید کر کے محمد عربی کے پیروکاروں کے ذہن سے ان کا فلسفہ نکالنے کی کوشش کی مگر وہ اس انقلابی فلسفے کو ختم نہیں کر سکے اور یہ انقلابی فلسفہ قائم رہے گا ۔

جناب والا ! جناب ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھی کو ان کے فلسفے کی بنا پر شہید کیا گیا ہے ۔ میں جناب والا ! اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ جناب حیات محمد خان شیر پاؤ کے ہر قطرہ خون سے کئی اور ساتھی پیدا ہو گئے ہیں اور اسی فلسفہ پر عقیدت رکھتے ہیں ۔ ہم نے اسی فلسفہ کے لئے جینا اور اسی فلسفہ کے لئے مرنا ہے ۔

جناب والا ! لوگ کہتے ہیں کہ حیات محمد خان شیر پاؤ مر گئے ہیں لیکن قرآن پاک کہتا ہے ۔

ولا تقو لو لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون ○

"کہ جو لوگ خدا کے راستے میں مارے جاتے ہیں ان کو مرے ہوئے تصور نہ کرو ۔

"خدا کے نزدیک تو زندہ ہیں ۔

جناب والا ! میں کہتا ہوں کہ جناب حیات محمد خان شیر پاؤ مرے نہیں ہیں ، وہ زندہ ہیں ۔ انہوں نے ایک زندہ نصب العین کے لئے قربانی دی ہے ۔

جناب والا ! انہوں نے ایک زندہ نصب العین کے لئے قربانی دی ہے ، اپنی جان کی پیش کش کی ہے ، اپنی جان نثار کی ہے اور ہم حیات محمد خان شیر پاؤ کے نقش قدم پر چل کر سر زمین پاکستان کے لئے ، نظریۂ پاکستان کے لئے اور پاکستان میں حقیقی انقلاب لانے کے لئے ایک کلاسیکی سوسائٹی بنانے کے لئے پاکستان میں حیات محمد شیر پاؤ کے نقش قدم پر چل کر قربانی دیں گے۔ ہم پاکستان کے لئے قربانی دیں گے ۔ حیات محمد شیر پاؤ نے سوات کے پہاڑوں پر آ کر وہاں ہمیں سیاست سکھائی اور سب سے پہلے ہمیں یہ بتایا تھا کہ قربانی کس جذبے سے سرشار ہو کر دی جاتی ہے ۔

ایمان عزت اور خلوص سے سیاست کرو - حیات محمد شیر پاؤ نے اس کا ثبوت دیا ہے - حیات محمد خان نے ایمان کا ثبوت دیا ہے - حیات محمد خان نے غیرت کا ثبوت دیا ہے - حیات محمد شیر پاؤ نے اخلاص کا ثبوت دیا ہے - ان کی قربانی پاکستان کے ہر ایک فرد کے پیش نظر ہے اور دنیا بھر نے اس کی قربانی کا اعتراف کیا ہے - ہم بھی انشاءاللہ ایسی سیاست پر کار بند رہیں گے - میں حیات محمد شیر پاؤ کے ایک ساتھی کی حیثیت سے اور اس ایوان کے ایک رکن کی حیثیت سے بڑے افسوس سے کہتا ہوں کہ اپنے پریشان خیالات کو مجتمع نہیں کر سکا - اس سے مزید میں کیا کہہ سکتا ہوں - جس مقصد کے لئے حیات محمد شیر پاؤ نے قربانی دی ہے ، وہی ہمارا نصب العین ہے اور وہی انشاءاللہ پاکستان کے ہر فرد کا رہے گا - کیونکہ ہم نے پاکستان میں اور پاکستان کے باہر پاکستان کے دشمنوں کے ساتھ کھل کر مقابلہ کرنا ہے اور انشاءاللہ ہم اس مقابلے میں سرخرو رہیں گے ، فتح یاب رہیں گے - بہت مہربانی شکریہ -

جناب چئیر مین : قریشی صاحب -

جناب ظفر احمد قریشی : جناب چیر مین ! ۹ فروری کو یہ خبر پاکستان بھر میں انتہائی رنج و الم کے ساتھ سنی گئی کہ حیات محمد شیر پاؤ سینئر وزیر صوبہ سرحد ایک بم کے دھماکے میں جاں بحق ہو گئے - سینیٹر شیر محمد خاں صاحب خوش نصیب ہیں کہ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا - میرا مرحوم سے کچھ ایسا تعلق تھا کہ میں اس موقعہ پر نہ اپنے آپ میں ایسی سکت پاتا ہوں اور نہ میرے پاس ایسے الفاظ ہیں کہ میں مرحوم کی خوبیاں اور ان سے اپنا تعلق بیان کر سکوں - ۱۹۶۸ء سے میرا حیات محمد شیر پاؤ سے تعلق رہا ہے اور میں نے اسے پارٹی کے قائد کی حیثیت سے بھی دیکھا ہے - میں نے اسے ایک دوست کی حیثیت سے بھی دیکھا ہے - میں نے اسے ایک انسان کی حیثیت بھی دیکھا ہے - پارٹی کے قائد کی حیثیت سے میں نے اتنا نڈر ، اتنا بیباک ، اتنا جری اور اتنے Conviction کے آدمی بہت کم دیکھے ہوں گے جتنا شیر پاؤ تھا - شیر پاؤ کی عمر زیادہ نہیں تھی - وہ انسان تھا لیکن کسی معاملے پر میں نے اسے ہراساں ہوتے نہیں دیکھا - پارٹی کے کاموں میں

[Mr. Zafar Ahmad Qureshi]

ہمیں بعض اوقات سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن میں نے اس شخص کو کبھی مشکلات سے هراساں ہوتے نہیں دیکھا ۔ ان میں قیادت تھی ، dashing اسپرٹ تھی ۔ وہ پارٹی کو آگے بڑھاتے تھے اور ایک خاص صفت ان میں بحیثیت قائد یہ تھی کہ وہ ہر کام میں اپنے ساتھیوں سے صلاح و مشورہ کر لیا کرتے تھے ۔ وہ انتہائی ملنسار ، مخلص ، ہمدرد اور دکھ سکھ میں شریک ہونے والے تھے ۔ ان میں یہ صفت ایسی تھی ، جس نے انہیں صوبے بھر میں بلکہ صوبے سے باہر جہاں بھی وہ رہے ۔ انتہائی درجے کا ہر دلعزیز بنایا ۔ بحیثیت انسان میں نے اتنے بڑے مرتبے پر کسی شخص کو اتنا حلیم ، انتہائی منکسرالمزاج ، تکبر اور بغاوت سے خالی نہیں دیکھا جتنا حیات محمد شیر پاؤ تھا ۔ جن لوگوں کا حیات محمد شیر پاؤ سے تعلق رہا ہے ، وہ اس مسلسل تبسم کو نہیں بھول سکتے جو ان کے چہرے پر ہر وقت ہوتا تھا ۔ اگر بڑے سے بڑا مخالف بھی کسی وقت حیات محمد شیر پاؤ کے پاس چلا جاتا تھا تو اس کے تبسم کے سحر کے اندر آ جاتا تھا اور اس کی ہر بات ماننے کے لئے تیار ہو جاتا تھا ۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ قدرت کو یہی منظور تھا کہ اتنی خوبیوں کا مالک بہت جلد اس کے قریب آ جائے ۔ اس لئے وہ ہم سے چلا گیا ۔ ان کا قتل بڑا بہیمانہ ، انتہائی بے دردانہ اور ظالمانہ ہے ۔ بالخصوص ایسے وقت پر جب وہ اپنے صوبے کی ایک دانش گاہ میں طلباء کے ایک یوم تاسیس اور ان کی بہتری کے لئے کچھ کام کر رہے تھے ۔ اس واقعہ کا ظہور پذیر ہونا نہایت اندوہناک بھی ہے اور تشویش ناک بھی ۔ جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے اگر آپ کی اجازت ہو تو یہ عرض کرونگا کہ حیات محمد شیر پاؤ کے دوستوں ، ساتھیوں ، جماعتیوں اور حیات محمد شیر پاؤ کے جاننے والوں سب کی دلی تمنا ہے کہ ان کے اس قتل کی غیر جانبدارانہ تحقیقات اس بات کی ہو کہ وہ کیا اسباب تھے کہ حکومت اور حکومت کے ادارے ان کی جان کی حفاظت نہیں کر سکے ۔ میں انتہائی غم و الم کے ساتھ اپنے ان جذبات کا اظہار کرتا ہوں اور اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے ۔ شکریہ

جناب چیر مین : جی ، مفتی نعمانی صاحب ۔

مفتی ظفر علی نعمانی : نحمدہ و نصلی و علیٰ رسولہ الکریم اما بعد جناب چیر مین ! جناب حیات محمد شیر پاؤ کا قتل اور ان کی شہادت یقیناً اس ہاؤس کے لئے نہیں بلکہ پورے پاکستان کے لئے ایک بہت ھی المناک واقعہ ھے ۔ اور خصوصاً مسلمانوں کے لئے بہت ھی باعث شرم ھے قرآن شریف میں فرمایا گیا ھے ۔ ومن یقتل متعمداً فجزآءہ جھنم جس نے کسی مسلمان کو خواہ چھوٹا ھو یا بڑا وہ امیر ھو یا غریب وہ راعی ھو یا رعایا کسے باشد کسی بھی مسلمان کو اگر کسی مسلمان نے جان بوجھ کر قتل کیا تو اس کا ٹھکانہ جھنم ھے اور جھنم کے ٹھکانہ ھونے کے بارے میں مفسرین کی کئی رائیں ھیں ۔ ایک رائے میں تو وہ مسلمان ھے ھی نہیں ۔ جس نے کسی مسلمان کو قتل کیا خواہ وہ کسی حیثیت کا مسلمان ھو ، اگر جان بوجھ کر اور اس قتل کو جائز اور حلال سمجھ کر قتل کیا تو قاتل ، قاتل کے مشیر ، اس کو مشورہ دینے والے ، کسی قسم کی مدد کرنے والے ، کسی طرح سے اس کے قتل پر راضی اور خوش ھونے والے ، سب کے لئے ایک حکم ھے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ھو جاتے ھیں اور کسی سیاسی دشمنی یا اور کسی ذاتی دشمنی یا اور کسی وجہ سے قتل کیا باوجود اس کے کہ وہ سمجھتا ھے کہ ایک مسلمان کا قتل جائز نہیں ھے ، تو اس صورت میں بھی فرمایا گیا ھے کہ اس کا ٹھکانا جھنم ھے ۔ بھر صورت وہ اس سے نہیں بچ سکتا ۔

ھمارے یہاں خصوصاً اس پاکستان میں آج سے نہیں بلکہ مرحوم لیاقت علی خان کے دور سے ایک بہت بری رسم قائم ھو چکی ھے ۔ سیاسی انتقام کے لئے بدلہ قتل سے لیا جاتا ھے یا قتل تصور کیا جاتا ھے ۔ یہ چیزیں اسلام کی تاریخ میں بہت بری ھیں کہ جذبات میں بہہ کر ، جذبات میں بڑھ کر ، اس انتقام کا بدلہ بھی اس صورت میں لیا جائے تو یہ اس سے زیادہ بری چیز ھے ۔ آج سے نہیں بلکہ سب سے پہلے جب اسلام کی تاریخ میں حکمران قتل ھوئے ، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ذات تھی ۔ سب سے پہلے اور اس وقت صحابہ کرام نے متفقہ طور پر یہ

[Mufti Zafar Ali Nomani]

فیصلہ کیا کہ شاید یہ قتل بہت دنوں تک چلے اور جب تلوار نیام سے نکل آئے تو شاید بہت دنوں تک نیام میں نہ جائے اور اس سے اسلام اور مسلمانوں کو بڑا شدید نقصان ہو گا اور نقصان ہوا - آج اس ملک میں بھی اس قسم کی روائیتیں قائم ہو رہی ہیں اور قائم کی جا رہی ہیں - کوئی بھی دانشمند ، کوئی عقل مند ، کوئی ذی ہوش ، کوئی بھی منصف آدمی ، ایسی چیزوں کو کبھی پسند نہیں کرے گا ، کوئی بھی گوارا نہیں کرے گا کہ اس قسم کے قتل ہوں اور سیاسی قتل ہوں خواہ کسی وجہ سے کسی کے ہوں ، کسی طرح سے ہوں - ہمیں بہت افسوس ہے اور اس حیثیت کا افسوس ہے - اپوزیشن کے لوگ بھی اس غم میں اسی طرح سے شریک ہیں - جس طرح سے حکومتی پارٹی یا پیپلز پارٹی کے لوگ ہیں - میں یہ ضرور خواہش کروں گا کہ اس قتل کی وجہ سے ایسا نہ ہو کہ بیگناہوں پر ظلم و تشدد کیا جائے قتل کا معاملہ بڑا اہم ہوتا ہے - بہت سوچ سمجھ کر انسان کو قتل کا قدم اٹھانا چاہیے - خصوصاً سرحد کے علاقے میں تو ایک خاندان کے قتل کا بدلہ خاندان سے لیا جاتا ہے پھر ایک خاندان کا بدلہ دوسرے خاندان سے یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے اس سلسلے کو بھی نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ اور اچھے طریقے سے روکنے اور ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے - قتل بہر صورت قتل ہے - کسی حیثیت سے بھی کسی طرح سے بھی یہ بہتر اور اچھی چیز نہیں ہے - جناب حیات محمد خان شیر پاؤ ، حقیقت یہ ہے کہ بہت منکسرالمزاج تھے - اکثر میرا تعارف ہوا تھا ان سے ملنے کا اتفاق ہوا - ایک دو مرتبہ اسٹینڈنگ کمیٹی میں بھی ان سے ملنے کا اتفاق ہوا - اس میں کوئی شک نہیں کہ بڑے منکسرالمزاج تھے ، غریب طبیعت انسان تھے ، ہر شخص کے ساتھ نہایت خوشی اور محبت سے باتیں کرتے تھے جو ایک مسلمان کا شیوہ ہوتا ہے - حقیقت میں وہ ایک اچھے مسلمان تھے اس پر ہم سب کو دکھ ہے اور ہم لوگ اور ہم اپنے دکھ رنج و غم کا اس پر اظہار کرتے ہیں - اسلام علیکم -

**Mr. Chairman**: Yes, Mr. Kiani, وہ پہلے اٹھے ہیں - Yes, Yes.

جناب نرگس زمان خان کیانی : جناب چیئرمین ! میں آج ایک درد ناک واقعہ پر اپنے خیالات کا اس ہاوس میں اظہار کر رہا ہوں جو کہ نہ صرف

میرے لئے یا صوبہ سرحد کے لئے بلکہ پاکستان کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ ہے۔ جہاں تک جناب حیات محمد خان شیر پاؤ کا تعلق ہے میرا ان کے ساتھ پارٹی کی وجہ سے رشتہ ہوا۔ میری ان کے ساتھ ملاقات راولپنڈی میں ڈھوک کالو خان میں ایک تقریب تھی، اس میں ہوئی۔ جو ان کی پہلی تقریب تھی اس میں میں نے پہلی مرتبہ ان کی تقریر سنی۔ اس تقریر میں انہوں نے کہا تھا۔ "میں اس پارٹی میں پاکستان کی خدمت کے لئے، پاکستان کے مزدوروں، کسانوں کی خدمت کے لیے اپنے سر پر کفن باندھ کر آیا ہوں اور میں یہ یقین سے کہتا ہوں کہ یہ کفن مجھے اس پارٹی میں رہتے ہوئے اس قبر تک لے جائے گا جو میری منزل مقصود ہو گی" تو ان کا یہ خواب اس شکل میں پورا ہوا۔

جہاں تک ان کے مخلص ہونے کا تعلق ہے۔ جناب چیئر مین! گزشتہ دسمبر میں جب پٹن کے علاقے میں زلزلہ آیا تو شیر پاؤ خان تشریف وہاں لے گئے۔ وہاں انہوں نے مختصر خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں جو ان کے الفاظ تھے وہ یہ تھے کہ پٹن کا علاقہ یا پٹن کے گرد و نواح کے جو گاؤں ہیں، ان لوگوں کے گھر تباہ نہیں ہوئے بلکہ یہ شیر پاؤ کا گھر تباہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا واقعہ پشاور میں قصہ خوانی بازار میں ہوا۔ وہ بازار آگ سے کافی متاثر ہوا تھا تو انہوں نے وہاں بھی بروقت پہنچ کر اپنے جذبات کا اس شکل میں اظہار کیا کہ قصہ خوانی بازار کا سوال نہیں ہے یا کسی دوکاندار کا سوال نہیں ہے بلکہ میرے گھر کے جلنے کا سوال ہے اور میں آپ کے ساتھ اس غم میں پورا پورا شریک ہوں۔ جناب والا! اگر شیر پاؤ زندہ رہتے تو وہ چند ایک تجاویز زلزلے سے متاثرہ لوگوں کے لیے حکومت کے سامنے پیش کرتے جس سے ان کے مسائل اور تکالیف ختم ہو جاتیں جن کی ایک انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔ بہر حال خدا کو ان کے اتنے دن، اتنے ایام منظور تھے، جو پرسوں تک ان کی زندگی کا انہوں نے ساتھ دیا۔ جناب والا! یہ صوبہ سرحد میں پہلے شہید نہیں ہیں بلکہ شیر پاؤ دوسرے شہید ہیں۔ اس سے پہلے پارٹی کے جانباز سپاہی حق نواز گنڈا پور بھی اسی شکل میں شہید ہوئے تھے جن کے متعلق اب تک

[Mr. Nargis Zaman Khan Kiani]

پتہ نہیں چل سکا کہ ان کے قاتل کون تھے لیکن ماسوائے افسوس کے ہم کیا کہہ سکتے ہیں لیکن اس وقت میں یہ امید کرتا ہوں کہ شیر پاؤ کے جو قاتل ہیں انہیں فوراً گرفتار کیا جائے اور اس میں سب سے پہلا قاتل جو ہے وہ ولی خان ہے اس کی جماعت ہے ، انہیں دو چار پانچ یا چھ سال کی سزا نہیں ہونی چاہیئے -

**Khawaja Mohammad Safdar** : Question, question.

جناب نرگس زمان خان کیانی : بلکہ انہیں مجرم ثابت کر کے سر عام گولی سے شوٹ کرنا چاہیئے تاکہ آئندہ ایک پاکستانی محب کی ایسی موت نہ واقعہ ہو -

خواجہ محمد صفدر : اس سے پہلے بھی کئی لوگ قتل ہو چکے ہیں ان کے متعلق کیا کیا گیا ہے ؟ ان کے قاتل کون ہیں ؟

جناب نرگس زمان خان کیانی : آپ خود ان کے قاتل ہیں -

خواجہ محمد صفدر : خواجہ رفیق کے قاتل آپ ہیں -

جناب نرگس زمان خان کیانی : آپ مہربانی فرما کر کے خاموش بیٹھیں ، آپ کو بھی موقع ملے گا - مجھے اپنے خیالات کا اظہار کرنے دیں - آپ بیٹھ کر نہیں بول سکتے -

جناب چیئر مین : کیانی صاحب آپ جو کچھ فرما رہے ہیں ٹھیک ہے لیکن خاص نام نہ لیا کریں - نشاندھی کرسکتے ہیں بغیر نام لئے -

جناب نرگس زمان خان کیانی : میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں لیکن جہاں تک ہمارے جذبات کا تعلق ہے ہم نام لیے بغیر نہیں رہ سکتے اور یہ نام میں ہی نہیں لے رہا ہوں بلکہ پاکستان کا بچہ بچہ لے رہا ہے ، گھروں میں لے رہا ہے ، سڑکوں پر لے رہا ہے ، مکانوں میں لے رہا ہے ، شہروں میں لے رہا ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے میں تو ان جذبات کی ترجمانی یہاں کرتا ہوں تو جناب چیئر مین ! میں اس معزز ہاوس میں آپ کی وساطت

سے یہ اپنی عوامی حکومت کے آگے اپیل کروں گا کہ جو قاتل ھیں انہیں فوری طور پر گرفتار کرنے کے بعد سزا دی جائے ۔ جیسا کہ اس ھاوس میں ایک بل دھماکوں کے سلسلے میں پاس ھو چکا ھے ۔ اس کے لئے سات سال یا پانچ سال کی سزا مقرر کی گئی تھی ۔ میں نے اس وقت بھی سزا کی تردید کی تھی میرا اس سزا کے ساتھ اتفاق نہیں تھا بلکہ میں نے یہ گذارش کی تھی کہ ایسے لوگوں کو سر عام گولی سے شوٹ کر دینا چاھیے اور جب تک ایسے لوگوں کو سر عام شوٹ نہ کر دیا جائے اس وقت تک پاکستان کے محب ، پاکستان کے خدمتگار نہیں بچ سکیں گے ۔ میں آج بھی پرزور اپیل کرتا ھوں کہ قاتلوں کو گرفتار کرنے کے بعد جتنی بھی جلد ھو سکے انہیں سزائے موت کے لئے گولی سے شوٹ کر دیا جائے تاکہ اس کے بعد کم از کم ظالموں کے لئے ظلم کے دروازے بند ھو سکیں اور مظلوموں کو تحفظ مل سکے ۔

جناب چیئرمین : سردار محمد اسلم ۔

سردار محمد اسلم : جناب چیئرمین ! حیات محمد خان شیر پاؤ کے شہید ھونے کے اس موشن پر ان کے ساتھی جنھوں نے ان کے ساتھ ۶۷ء سے کام کیا ھے وہ غالباً زیادہ کچھ کہہ نہیں سکے ۔ اس لئے کہ جب بار بار حیات کا نام لیتے ھیں تو ان کی آنکھوں کے سامنے اس کی شبیہہ آتی ھے ، اس کی شکل آتی ھے ۔ حیات صوبہ سرحد میں ایک شخص کا نام نہیں تھا ۔ صوبہ سرحد میں حیات ایک تحریک کا نام تھا جس نے صوبہ سرحد کی روایتی دو گروھوں بٹی ھوئی سیاسی اجارہ داری کو توڑ کر اور جناب ذوالفقار علی بھٹو کی آواز پر لبیک کہہ کر نوجوانوں میں ایک نئی روح پھونکی اور وہ واحد صوبہ سرحد کے لیڈر تھے جو ڈی آئی خان سے لے کر کاغان تک ھر گاؤں ھر محلے اور کوچے میں گئے ۔ آج جب شیر پاؤ کا نام لیا جاتا ھے تو اسے ایک شخص سے وابستہ نہیں کیا جاتا بلکہ اسے ایک تحریک سے وابستہ کیا جاتا ھے جس نے اس اجارہ داری کو توڑنے کا عزم کیا تھا لیکن اس کے ساتھ ھی ساتھ شیر پاؤ کے قتل نے دو چیزیں ثابت کر دیں کہ اس ملک میں فساد کرنے والی طاقتیں ، اس ملک کو توڑنے والی طاقتیں ، اس ملک میں افراتفری پھیلانے والی طاقتیں

[Sardar Mohammad Aslam]

سر گرم عمل ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اس ملک کے فرزند اپنا خون دے کر اس ملک کی سالمیت کو برقرار رکھیں گے - یہ دونوں چیزیں ایک ہی قتل میں ایک ہی شخص نے اپنی جان کی قربانی دے کر، اپنا خون دے کر ثابت کیں کہ اس ملک میں اس ملک کو توڑنے والے بھی ہیں - لیکن اس ملک کے فرزندان اپنے ملک کی حفاظت بھی کریں گے - میں ان الفاظ کے ساتھ کہ حیات محمد خان شیر پاؤ نے اپنا خون دے کر پاکستان کے نوجوانوں کو اور خصوصی طور پر صوبہ سرحد کے نوجوانوں کو ایک نیا عزم، ایک نیا ولولہ، ایک نیا جذبہ دیا ہے تاکہ اس ملک کی سالمیت کو برقرار رکھنے کے لئے، اس ملک کی سالمیت کے تحفظ کے لئے اپنی جان کی قربانی دیں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں - شکریہ -

**Mr. Chairman** : Mr. Qamaruzzaman Shah.

**Mr. Qamaruzzaman Shah** : Mr. Chairman, Sir only yesterday the great son of the soil was with us, sitting in the Senate with us fighting against the forces of exploitation, fighting for the common man, the poor man of Pakistan. Sir, he was champion of the war waged against exploitation by Mr. Zulfiqar Ali Bhutto. Sir, his martyrdom will certainly not go waste. His martyrdom has shown that the great men, when it comes to give life for a cause, are prepared to do so. He has died for the solidarity, for the integrity and for the greatness of Pakistan. He was a Pakistani first and anything else afterwards. It has been said that in Frontier, there have been family fueds. I am sure, nobody would be able to say or substantiate that Hayat Mohammad Khan Sherpao's martyrdom was for any other cause, was a result of any other consequence except the integrity and solidarity of Pakistan. Sir, we don't mourn his death but we rededicate ourselves after his martyrdom that his name should live and Pakistan should live.

**Mr. Chairman** : Thank you.

چوہدری محمد اسلم : جناب چیئرمین ! میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن کے ذریعے میں اس واقعہ کی شدید سے شدید مذمت کر سکوں - گذشتہ کئی ماہ سے ایک گروہ نے، وطن دشمنوں نے، بیرونی طاقتوں کے ایجنٹوں نے، استحصالی قوتوں کے لیڈروں نے، جمہوریت دشمنوں نے دھماکوں اور مختلف حربوں سے قومی سالمیت کو نقصان پہنچانے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے -

جیسا کہ اس ایوان میں کہا گیا ہے اور آپ سب جانتے ہیں پوری قوم جانتی ہے کہ حیات محمد خان شیر پاؤ کتنا شریف تھا ۔ اس کی کسی سے ذاتی دشمنی نہ تھی ، اس کے خاندان کی کسی سے ذاتی دشمنی نہ تھی ۔ اس نے کبھی کسی کو تنگ نہیں کیا ، کسی سے انتقام نہیں لیا ، کسی کے حق پر زیادتی نہیں کی تو پھر جناب والا ! اس شخص کے ساتھ یہ سلوک کیوں روا رکھا گیا ؟

جواب ظاہر ہے کہ حیات محمد خان شیر پاؤ پاکستان میں ظالمانہ نظام کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے ایک ابھرتا ہوا ستارہ بن کر اٹھا تھا ۔ اس نے قائد عوام کے ساتھ مل کر مساوات محمدی کا پرچم تھاما تھا ۔ اس نے یہ عہد کیا تھا کہ یہاں مظلوم عوام کے حقوق کے لئے وہ لڑے گا اور اپنے مال کی قربانی دے گا ۔ اس نے یہ عزم کیا تھا کہ وہ پاکستان میں جمہوریت بحال کرائے گا اور جمہوری اداروں کو مستحکم کرنے کے لئے خدمت کرے گا ۔

جناب والا ! اس مختصر عرصہ میں ، سیاسی جدوجہد میں جو اسے نصیب ہوئی اس نے اپنے کردار سے اپنے قول و فعل سے یہ ثابت کر دیا کہ وہ قول کا سچا ہے اور اس نے جو بھی ارادہ کیا ہے ، جو بھی منزل متعین کی ہے ، جو بھی راستہ منتخب کیا ہے ، جو بھی وعدہ کیا ہے اور عوام کے لئے اس نے جو بھی خدمت منتخب کی ہے ، اس پر وہ سچا ہے اور اس کے لئے وہ کامیاب ہوگا اور اس کے لئے وہ ہر قربانی دے گا ۔ جناب والا ! دشمنوں کی نظروں نے اس کو اس لئے منتخب نہیں کیا تھا ۔ اس قتل کے لئے ، اس واقعہ کے لئے کہ وہ سرحد کا ایک وزیر تھا یا اس کے پاس اقتدار تھا ، یا اس نے کسی کا قصور کیا تھا ، نہیں اس کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ پاکستان کی سلامتی کے لئے پاکستان میں جمہوریت کی بقا کے لئے اور پاکستانی عوام کو استحصالی قوتوں سے بچانے کے لئے جدوجہد کر رہا تھا ۔

جناب والا ! میں اپنے دوست شیر محمد خان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ جناب حیات محمد خان شیر پاؤ کو اس لئے بھی اس تشدد کا نشانہ بنایا گیا کہ یہ لوگ سمجھتے تھے کہ وہ ذوالفقار علی بھٹو

[Chaudhry Mohammad Aslam]

کا جانثار ساتھی تھا لیکن یہ ان لوگوں کی بھول ہے - ان کو جناب حیات محمد خان شیر پاؤ کو شہید کر کے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ وہ بزم خود اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہو جائیں گے - ہرگز ہرگز نہیں - حیات محمد خان شیر پاؤ کی شہادت نے ہر محب وطن پاکستانی کی آنکھیں کھول دیں ہیں - جناب حیات محمد خان شیر پاؤ نے ہمیں آنے والے خطرات سے آگاہ کر دیا ہے - اپنا خون دیکر ، اپنی جان دیکر اس نے قوم کو یہ بتا دیا ہے کہ کون ہیں وہ ہاتھ جو اس ملک کی سلامتی کی طرف بڑھ رہے ہیں اور کون ہیں وہ لوگ جو اس ملک کی سلامتی کے خلاف کام کر رہے ہیں - ٹھیک ہے ان کی زبان پر ہم ہمیشہ یہ سنتے رہے ہیں کہ وہ جمہوریت کی بات کرتے ہیں ہر جگہ پر ، میں حیران ہوں کہ وہ اسمبلیوں میں بیٹھ کر جمہوریت کی بات کرتے ہیں - بھائی اگر یہاں جمہوریت نہ ہوتی تو آپ یہاں اسمبلیوں میں کیا لینے آتے ؟ آپ کو یہاں کیسے بیٹھنے دیا جاتا ؟ جمہوریت تھی جمہوریت دی گئی تو آپ اسمبلیوں میں آئے آپ نے باتیں کیں یہ الگ بات ہے کہ آپ نے جو باتیں کیں وہ ملک کی بقا کے ملک کی سلامتی کے اور ملک کے تحفظ کے خلاف تھیں - آپ نے ایسے ایسے طریقے اختیار کیے جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ نہ آپ جمہوریت چاہتے ہیں اور نہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ یہ جمہوری ادارے اس ملک میں چلیں اور رہیں -

جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اسمبلیوں کے اندر اور اسمبلیوں کے باہر یہ بڑے بڑے دعوے کیے گئے کہ پاکستان میں چند لوگ جمہوریت چاہتے ہیں - یہ چاہتے ہیں وہ چاہتے ہیں لیکن آج یہ ثابت ہو گیا ہے کہ وہ لوگ جمہوریت کے دشمن ہیں ملک کے دشمن ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ اس ملک میں جمہوری ادارے قائم ہوں - جناب والا ! جناب حیات محمد خان شیر پاؤ کو اس لئے تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے - جناب والا! میں ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس قسم کا نشانہ حیات محمد خان شیر پاؤ کو بنا کر یا پیپلز پارٹی کے کسی اور کارکن یا لیڈر کو اس قسم کا نشانہ بنا کر وہ کبھی اپنے مقاصد میں کامیاب

نہیں ہوں گے - پاکستان میں جب تک ایک بچہ بھی موجود ہے وہ ملک کی سلامتی کے لیے ملک کی بقا کے لیے اور ملک میں جمہوریت کے قیام کے لیے لڑے گا اور جان کی بازی لگا دے گا اور ان کے اس قسم کے مزموم فعل میں کامیاب نہیں ہونے دے گا -

جناب والا! میں زیادہ نہیں کہوں گا صرف اتنی گذارش ہے ان لوگوں سے جو اس قسم کے محاذ بنائے بیٹھے ہیں - محاذ کا مطلب کیا ہوتا ہے یہ صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے یہ چیزیں اسلیے بنائی تھیں اور ان کے الفاظ سے اب یہ ظاہر ہوتا ہے کہ محاذ سیاست میں محاذ نہیں ہوتا یہ جنگوں میں قتل و غارت کے لیے محاذ ہوتے ہیں - میں ان لوگوں سے عرض کروں گا جو کہ بعض لیڈروں کے دھوکے میں آ کر بعض محاذوں میں شامل ہو چکے ہیں کہ اب بھی وقت ہے کہ موقع کی نزاکت کو پہچانیں اور وطن کے دشمنوں کے ہاتھوں میں نہ کھیلیں - بعض لوگ محض پیپلز پارٹی کی مخالفت میں یا جناب ذوالفقار علی بھٹو کی مخالفت میں وطن دشمنوں کے ہاتھوں میں چلے گئے ہیں - میں ان سے اپیل کروں گا کہ اگر ان کی اب بھی آنکھیں نہ کھلیں تو کب کھلیں گی - اب وقت ہے کہ وہ پہچان جائیں کہ ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت ملک کی سالمیت کے اور جمہوریت کے لیے جنگ لڑ رہی ہے - اور اس کا ایک ایک ساتھی ملک کی بقا کے لیے اور جمہوریت کے لیے جان دے رہا ہے -

جناب! والا حیات محمد خان شیر پاؤ کی موت سے جو ہمیں صدمہ پہنچا ہے وہ کل ان لوگوں کو بھی پہنچ سکتا ہے جن کا یہ فعل ہے انہیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اس قسم کے فعل کر کے وہ چھپ جائیں گے - ہمیشہ بھیڑیا رات کی تاریکی میں وار کرتا ہے اس کو موقع ملتا ہے لیکن اس کے ظلم کا جو خون ہوتا ہے یعنی جو مظلوم ہوتا ہے اس کے خون کے دھبے اس کے گواہ بن جاتے ہیں اور آخر کار اسکو اپنے جرم کا نتیجہ بھگتنا پڑتا ہے - جناب والا! ان لوگوں کو یہ سوچنا چاہیے کہ اس قسم کے حربے اختیار کر کے یا بم بلاسٹ کر کے یا سرکاری عمارتوں کو تباہ کر کے یا پبلک کو ہراساں

[Chaudhry Mohammad Aslam]

کر کے وہ اپنے مقاصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے - اگر ان کا مقصد نیک ہو اچھا ہو تو انہیں اپنے کردار سے قوم کو یہ ثابت کرنا پڑے گا کہ ان کا مقصد نیک ہے یا اچھا ہے لیکن یہ طریقہ جو انہوں نے اختیار کیا ہے اور جو انہوں نے راستہ ہمیں دکھایا ہے اس سے قوم کو واضح ہو گیا ہے کہ وہ کس قسم کے عزائم رکھتے ہیں قوم کے خلاف اور پاکستان کے خلاف اور پاکستانی عوام کے خلاف وہ کیا چاہتے ہیں کہ اس ملک میں کیا کھیل کھیلا جائے -

جناب والا ! آخر میں یہ گذارش کرونگا کہ میں تہہ دل سے جو ریزولیوشن قائد عوام نے پیش کیا ہے اس کی تائید کرتا ہوں - اپنی طرف سے اور اپنے بھائیوں کی طرف سے جو اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں - کیونکہ یہ محض اس ہاؤس کا قصہ نہیں ہے - جناب حیات محمد خان شیر پاؤ کی موت پورے ملک کے لیے صدمہ ہے اور المیہ ہے - مرحوم کے لیے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انکو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے -

جناب چیئرمین : خواجہ محمد صفدر -

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! مجھے معلوم نہیں کہ جو قرار داد تعزیت اس ایوان کے سامنے پیش ہے اس کے الفاظ کیا ہیں اس کا متن کیا ہے - میں دیر سے آیا ہوں اسلیے میں اپنے آپ کو اس پوزیشن میں بھی نہیں سمجھتا کہ بے پڑھے اس قرار داد کی تائید کروں لیکن جہاں تک جناب حیات محمد خان شیر پاؤ کے قتل کا تعلق ہے میں اسکی شدید ترین الفاظ میں مزمت کرتا ہوں - میرے نزدیک سیاست میں تشدد کا لانا قوم کو بربادی کے گھڑے تک پہنچاتا ہے - قتل خواہ حیات محمد خان شیر پاؤ کا ہو خواہ ڈاکٹر نذیر کا ہو خواہ خواجہ محمد رفیق کا ہو خان عبدالصمد اچکزئی کا ہو خواہ مولوی شمس الدین کا ہو کوئی بھی قتل جس کے پس پردہ سیاسی اغراض و مقاصد ہونگے میرے نذدیک اس ملک کی بقا کے لیے اور اس ملک کی سلامتی کے لیے مہلک ہیں - زہر قاتل ہیں نہ صرف اس فعل کی اس وجہ سے کہ کسی شخص کو عمداً

قتل کرنا مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق اور قرآن کے نص صحیح کے مطابق ایک مسلمان کو قتل کرنا ایک مسلمان کو کافر بنا دیتا ہے - اسکی آخرت جو ہے وہ ہمارے عقیدے کے مطابق برباد ہو جاتی ہے - بلکہ اس دنیا میں بھی قتل کی سزا اسلام کے نزدیک قتل ہے یا اس کے ورثاء اگر قصاص لینا چاہیں تو اسکو معاف کر سکتے ہیں - اس بنا پر بھی جناب چیئرمین اور اس بنا پر بھی کہ اس قسم کے قتل جن کی نوعیت سیاسی ہو اگر یہ سیاسی قتل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ سیاسی اختلافات کی بنا پر کیا گیا ہے - ہمارے ملک کے لیے تو کوئی نیک فال نہیں ہے - ہم نے بار بار اپنے دوستوں کو حکمران طبقہ کو نہایت دکھ بھری آواز کے ساتھ نہایت محبت سے اور نہایت دکھ بھرے الفاظ میں یہ التجا کی کہ یہ راستہ خطرناک بھی ہے اور اس کے نتائج اس سے زیادہ خطرناک ہوں گے -

جناب والا ! آج بھی ہم اپنی نخیف آواز ان کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں کہ اس راستے کو ترک کر دیا جائے صرف یہی نہیں بلکہ اس ملک میں رہنے والے حلف اٹھائیں قسم کھا لیں ، خواہ وہ حکمران جماعت سے یا کسی اور طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں یا اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہوں یا کسی بھی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں کہ سیاسی اختلافات کی بنا پر سیاسی قتل جیسی مزموم حرکتوں سے باز رہیں - میں جناب والا ! کوئی سیاسی تقریر نہیں کرنا چاہتا - کچھ لوگ اسے سیاسی رنگ دینے کی کوشش کر رہے ہیں - میں نے بہت کچھ سنا ہے - لیکن میں ان باتوں کا جواب دینا بھی پسند نہیں کرتا کیونکہ ایسے مواقع مرحوم کو ایصال ثواب پہنچانے ، اس واقعہ کی مذمت کرنے ، اور جو لوگ زندہ ہیں ان کی عبرت کا سامان مہیا کرنے کے لئے ہوتے ہیں - مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں اور تعزیتی قرارداد منظور کر کے ان کے خاندان کے افراد سے اظہار ہمدردی کریں - ایسے مواقع کو اشتعال انگیز تقریروں کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیے -

جناب والا ! اسلئے میں انتہائی دکھ بھرے دل کے ساتھ اس قتل کی شدید مذمت کرتا ہوں اور حکومت سے التماس کرتا ہوں ، پر زور مطالبہ کرتا ہوں

[Khawaja Mohammad Safdar]

کہ مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے ، انہیں عبرت ناک سزا دی جائے ۔
میں ان الفاظ کے ساتھ مرحوم کی روح کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے
جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے ورثا کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ۔

**Mr. Chairman :** Honourable Members, I fully associate myself with the sentiments expressed from both sides of the House. The death of Late Hayat Mohammad Khan Sherpao is a national loss. Today the entire nation is in mourning. All the Members of this august House join them in this mourning. We are all grievously shocked. The death of Sherpao has caused pain in every heart. There is hardly a person in the country who would not condemn this cowardly act of the assassin. As you are aware the cruel hand of the assassin was chasing Sherpao Khan since sometime. This was not the first time on his life. First of all a few months back a bomb was thrown at his residence. Fortunately, he was not there and no harm was caused to him. After sometime again a bomb was planted under the stage in Charsada where he along with other companions was due to arrive at 10 Oclock but again, fortunately, he was late by an hour and before he went there, the bomb exploded causing injuries to many persons and resulting in the death of one. But this time the assassin's hand had reached him. The death had him in its claws and Hayat Mohammad Khan's life was taken. His death has caused a vacuum in the national life of Pakistan which, I think, is very difficult to fill. As you all knew him, he was a patriot, he was a brave fearless man, he was an untiring selfless leader running from place to place, from village to village, from town to town, from city to city. On every occasion he went to the spot where his presence was needed and he never hesitated to render help to those who needed it. Recently, as you are he had been going round the places in Hazara and Swat where the earthquake had brought about devastation of a large area and thousands of people had been affected. He had been running from place to place and doing his level best to give and to provide relief to the earth quake stricken people.

Honourable Members, one thing to which I will draw your attention and the attention of the Government and everybody in Pakistan, who has the love of Pakistan at his heart, is this that this tendency of having recourse to political murders poses a danger to the very survival and existence of the country. Even a man who possesses a little bit of common sense must realise that nowhere in the world political murders have solved any problem and it shall never solve any problem. To solves such political prob-

[Mr. Chairman]

lems one has to resort to other methods not political murders. Never in the history of any country you will come across a single instance in which political problems, national problems, momentous problems affecting the life and death of a country or a nation are solved by political murders. They, on the other side, rather endanger the existence of the country, and there are many instances in history where such political murders have invited foreign countries to interfere in their internal affairs. This is very bed omen.

Well, as I have already told you, we are all grieved, we are all shocked. We have taken the death of Hayat Mohammad Khan Sherpao to our hearts but his death alone is not the subject-matter of this resolution of condolence. We all today mourn over his death but there is something very important, more important which is just dangling before our eyes, and it is this that if this move, this tendency is allowed to grow, to continue, to extend to other areas, to other people, to other parties, it is immaterial in what manner, in what way, the result would be very disastrous for the whole country, the nation. Therefore, it is obligatory on the Government as well as on the people to leave no stone unturned, to spare no efforts to trace the culprits of the murder of Hayat Mohammad Khan Sherpao and see that they are meted out the extreme penalty of law, effective punishment is awarded to them, punishment awarded to them is deterrent, so that in future nobody should dare to resort to such like acts.

Honourable Members, I once again join you in paying homage to the departed soul. We convey our heartfeltcondolences, and deep sympathies to the bereaved family and pray to Almighty God to shower His choicest blessings on the departed soul and rest him in eternal peace, and give courage and fortitude to the bereaved family to bear this, which is evidently unbearable. With these few words, I would request Nomani Sahib to please offer 'Fateha' for the departed soul.

(*'Fateha' was offered*)

**Mr. Chairman** : Now, formally I just ask the House : If this resolution moved by the Leader of the House, is adopted unanimously ?

(*The resolution was adopted*)

**Mr. Chairman** : Now, we take up the other item on the agenda, adjournment motions.

## POINT OF ORDER RE: DEFERMENT OF NORMAL BUSINESS IN EMERGENT SESSIONS

**Malik Mohammad Akhtar** ; Sir, I am sorry to point out that this is an emergent session called by your honour. Formally, the sitting of the Senate was adjourned till Wednesday morning and you have been pleased to call this session now under rule 20 (b).

**Mr. Chairman** : Yes, you are referring to what?

**Malik Mohammad Akhtar** : Page 27, rule 20 (b).

**Mr. Chairman** : Rule?

**Malik Mohammad Akhtar** : Rule 20 (b), Sir.

**Mr. Chairman** : And page?

**Malik Modammad Akhtar** : 17, Sir.

**Mr. Chairman** : Yes?

**Malik Mohammad Akhtar** : "20. (1) Every sitting of the Senate shall commence at such hour as the Chairman may direct.

(2) Subject to the other provisions of these rules, the Chairman may —

(a) adjourn a sitting of the Senate; and

(b) if he thinks fit, call a sitting of the Senate at a time or date different from that to which it was earlier adjourned".

So, Sir, it has been called for specific purpose at a date different from that to which it was earlier adjourned. We have adopted this very rule in the National Assembly and we have not conducted there any privilege motions and adjournment motions. So, I will make a request that in view of the business before the House, the honourable Members may take of the adjournment motions and privilege motions tomorrow.

Moreover, we have received the notice so late that............

**Mr. Chairman** : No. As far as this rule is concerned it would not obviously apply.

**Malik Mohammad Akhtar** : It is your discretion, Sir.

**Mr. Chairman** : No, no, it would not obviously apply to the point you have raised. There is nothing in the rule to prevent discussion of the adjournment motions. But, I think, it will be appropriate if for the time being these adjournment motions are kept pending and are taken on some other day. The adjournment motions are in the name of Mr. Mohammad Zaman Khan Achakzai.

جناب محمد زمان خان اچکزئی : اگر یہ ایڈجنرنمنٹ موشن آج پیش نہ ہوئی تو کل پھر اسکی کوئی وقعت نہیں رہے گی ، اهمیت نہیں رہے گی ۔

جناب چیئرمین : اگر آج پیش نہ ہوئی تو کوئی وقعت نہیں رہے گی ؟

جناب محمد زمان خان اچکزئی : کل خود بخود ختم ہو جائے گی ۔

جناب چیئرمین : یہ ایڈجنرنمنٹ موشن نمبر ۴۴ دو سینٹروں حاجی محمد زمان خان اچکزئی اور حاجی شبیب شاہ نے پیش کی ہے ۔ آپ میں سے کوئی ایک پڑھ دے ۔

ADJOURNMENT MOTION *Re*: ARREST OF THE LEADER OF OPPOSITION.

جناب محمد زمان خان اچکزئی : جناب چیئرمین ! میں آپکی اجازت سے مندرجہ ذیل تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں :-

میں تحریک کرتا ہوں کہ سینٹ کا اجلاس ملتوی کر کے مندرجہ ذیل مسئلے پر بحث کی جائے کہ محمد ہاشم غلزئی ، لیڈر آف حزب اختلاف ، کی گرفتاری پر ملک بھر میں اشتعال پھیل گیا ہے ۔ اس ہنگامی اور اہم مسئلے پر سینٹ کا اجلاس ملتوی کر کے بحث کی جائے ۔

**Malik Mohammad Akhtar** : Opposed.

جناب چیئرمین : آپ یہ بتائیے کہ صوبائی حکومت نے ان کو نظر بند کیا ہے یا فیڈرل گورنمنٹ نے ؟

جناب محمد زمان خان اچکزئی : ڈی ۔ پی ۔ آر کے تحت گرفتار ہوئے ہیں تو فیڈرل گورنمنٹ نے ہی کیا ہو گا ۔

جناب چیئر مین : وہ تو دونوں کر سکتے ہیں ۔ آپ یہ پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ حکم ان کی گرفتاری یا نظر بندی کا جو ہے ، وہ فیڈرل گورنمنٹ نے دیا ہے ؟

جناب محمد زمان خان اچکزئی : تو کیا حکومت کی جانب سے . . . .

جناب چیئرمین : آپ مجھے بتائیے حکومت کی جانب سے آپکی امداد نہیں کریں گے ۔ آپ مجھے بتائیے ۔ اگر پراونیشنل حکومت نے کیا ہے تو پھر ایک فیصلہ ہوگا اور اگر فیڈرل گورنمنٹ نے کیا ہے تو اور فیصلہ ہوگا ۔

جناب محمد زمان خان اچکزئی : مجھے تو .......

جناب چیئرمین : انہوں نے تو یہ کہا ہے کہ اسکو adjourn کر دیں تاکہ ہم تیاری کر لیں ، لیکن آپ نے کہا ہے کہ ابھی پیش ہو ۔

جناب محمد زمان خان اچکزئی : تو پھر کل اسکی کوئی اہمیت ، وقعت نہیں رہتی ۔ میں یہ وثوق سے نہیں کہہ سکتا ہوں کہ انہیں صوبائی حکومت نے گرفتار کیا ہے یا آپ ......

جناب چیئرمین : اگر آپ نہیں کہہ سکتے تو میرے پاس کوئی علاج نہیں ہے ۔

جناب محمد زمان خان اچکزئی : ان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔ وہ جو پندرہ دن پہلے اور پندرہ دن بعد تک گرفتار نہیں کر سکتے تو اسکی خلاف ورزی ہوئی ہے ۔ ڈی ۔ پی ۔ آر کے تحت ......

جناب چیئرمین : وہ آپ درست فرماتے ہیں لیکن میں اتنا عرض کئے دیتا ہوں کہ اگر صوبائی حکومت کے حکم کے تحت انکی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے تو پھر ہمارا کوئی کام نہیں ہے ۔

جناب محمد زمان خان اچکزئی : جناب وہ ......

جناب چیئرمین : پہلے آپ جواب دیجیئے یا

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں بات ختم کیے دیتا ہوں ۔

**Mr. Chairman** : Let him reply, let him reply.

جناب محمد زمان خان اچکزئی : حکومت کی طرف سے اس کی تردید نہیں ہوئی ہے کہ یہ وفاقی حکومت نے نہیں کیا ۔

جناب چیئرمین : نہیں میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا صوبائی حکومت نے ان کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کیے ہیں ان کو detain کیا ہے ؟

جناب محمد زمان خان اچکزئی : میں نے تو آپکی خدمت میں عرض کیا ہے کہ میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا ۔

جناب چیئرمین : اس رول کے مطابق ، یہ رول ہے ۱ء - آپ اتنی انگریزی تو ضرور جانتے ہوں گے رول ۱ء ، ایف -

"It shall relate to a matter which is primarily the concern of the Government or to a matter in which the Government has substantial financial interest".

اگر آپ وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں - دیکھیے آپ یہ ذمہ داری کے ساتھ کہیے کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ نے کیا ہے -

جناب محمد زمان خان اچکزئی : میں نے آپ کی خدمت میں پہلے بھی عرض کیا ہے کہ میں وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتا -

**Mr. Chairman** : Yes, Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر : میرا خیال ہے جی کہ ان تمام تحاریک التواء کو کل پر اٹھا رکھا جائے کیونکہ اخبار میں ایسی اطلاع نہیں آئی -

جناب چیئرمین : اب تو میں نے یہ لے لیا ہے - اس کا تو فیصلہ میں نے کرنا ہے -

خواجہ محمد صفدر : یہ کوئی ضروری نہیں ہے جناب والا ! آپ پہلے بھی پڑھنے کی اجازت دے دیا کرتے ہیں جب ممبر صاحب کے پاس یا فیڈرل گورنمنٹ کے پاس کوائف نہیں ہوتے

جناب چیئرمین : وہ خود کہتے ہیں کہ آج اگر اس پر بحث نہ ہوئی تو اس کی اہمیت ختم ہو جائے گی -

خواجہ محمد صفدر : میں ان سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ اس بات پر اصرار نہ کریں اور میں آپ سے بھی درخواست کروں گا نہایت ادب سے کہ اس تحریک کو ملتوی فرما دیں کیونکہ اخبار میں کوئی خبر نہیں آئی ہے -

جناب چیئرمین : خواجہ صاحب میں نے تو آپ سے عرض کر دیا ہے کہ میں نے ان کو کہا کہ بہتر یہ ہے کہ یہ بحث کسی دوسرے دن پر کی جائے - انہوں نے کہا کہ اگر آج اس پر بحث نہ ہوئی تو اس کی اہمیت نہیں رہے گی - ارجنسی ختم ہو جائے گی -

خواجہ محمد صفدر : میری رائے میں اس کی اہمیت باقی رہے گی۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ اس پر اصرار نہ کریں کہ آج ہی اس تحریک کا فیصلہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین : اصرار کی بات نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ اس کی اہمیت نہیں رہے گی۔

خواجہ محمد صفدر : میرا خیال ہے جی کہ وہ اپنی رائے تبدیل کر لیں گے۔ کل بھی اس کی اہمیت رہے گی۔ جب تک یہ بینچ خالی ہے تب تک اس کی اہمیت رہے گی۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں وہ تو اپنی رائے تبدیل کر سکتے ہیں لیکن میں نہیں کہہ سکتا۔ اوروں کو میں ملتوی کر سکتا ہوں۔

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! ویسے میں آپ کی خدمت میں با ادب درخواست کروں گا کہ یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ اسے یوں ہی ایوان سے پھینک دیا جائے۔ یہ اس ایوان کے حزب اختلاف کے راہنما کا مسئلہ ہے۔ اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ آپ بھی مجھ سے اتفاق فرمائیں گے۔ اس کے پیش نظر، اس کی اہمیت کے پیش نظر میں آپ سے بصد ادب درخواست کروں گا کہ اس کو ملتوی کر دیا جائے تاکہ ہم اس پوزیشن میں ہوں کہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ آیا یہ گرفتاری فیڈرل گورنمنٹ کے احکام کی طرف سے ہوئی ہے یا صوبائی حکومت کے حکم سے۔ کیونکہ اب تک حکومت نے تمام خبروں کو بلیک آؤٹ کیا ہوا ہے اور ہمارے پاس ایسے کوئی ذرائع نہیں ہیں، جن سے ہم یہ معلوم کر سکیں کہ یہ کس حکومت کا فعل ہے تو اس لئے میں یہ درخواست کروں گا کہ ہمیں یہ موقع دیا جائے۔ میں اپنے بھائی اور ساتھی سے بھی نہایت ادب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس میں عجلت نہ کیں اور آپ بھی اس میں عجلت کا اظہار نہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین : میں نے عجلت کی ؟ میں نے شروع سے کہا ہے کہ اس کو آج نہ پیش کیا جائے دوسرے دن کیا جائے انہوں نے کہا عجلت ہے۔

میں نے عجلت نہیں کی - انھوں نے کہا عجلت سے کہ اگر آج اس پر بحث نہ ہوئی تو اس کی اہمیت نہیں رہے گی -

خواجہ محمد صفدر : انھوں نے ضرور کہا ہے چونکہ آپ گذشتہ دو سال سے یہ فرماتے رہے ہیں کہ اگر کبھی حکومت کی طرف سے کہا جائے کہ وزیر صاحب تشریف نہیں رکھتے یا کوئی صاحب تیار نہیں ہیں لہذا اس تحریک کو ملتوی کر دیا جائے تو آپ ملتوی فرما دیتے ہیں۔ ہم نے بھی کبھی اعتراض نہیں کیا اور ایک دو چار دس بار ہمارے ساتھ بھی یہی رعایت برتی ہے کہ اگر ہم تیار نہیں ہیں اور پورے ثبوت نہیں پیش کر سکتے اور ہم نے درخواست کی ہے کہ ہمیں مہلت دی جائے تو ہم کو بھی آپ نے اجازت دے دی -

جناب چیئرمین : میں مانتا ہوں ساری باتیں مانتا ہوں میں کروں گا - میں آئندہ بھی ایسا کروں گا - میں اپنی لائن تو تبدیل نہیں کر سکتا - اس لئے کہ وہ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں یہ بات نہیں Latitude جسے کہتے ہیں وہ میں دیتا ہوں - لیکن میں بار بار ان کو کہتا ہوں کہ یہ چھوڑئیے دوسرے دن کے لئے - انھوں نے کہا کہ ابھی لیجئے ورنہ اس کی اہمیت چلی جائے گی تو آپ نے فرمایا ہے کہ میں عجلت کر رہا ہوں - پہلے یہ فیصلہ دے دیں کہ عجلت میں کر رہا ہوں یا وہ کر رہے ہیں - عجلت کا مجرم کون ہے ؟ پہلے یہ بتائیں -

خواجہ محمد صفدر : انھوں نے پہلے کی ہے - پھر میں تو یہی گذارش کر سکتا ہوں نہایت ادب سے -

**Mr. Chairman** : It is moved, it is the property of the House. If the House agrees, I have no objection.

کیوں ملک صاحب ؟

ملک محمد اختر : کر دیجئے -

سردار محمد اسلم : پوائنٹ آف آڈر سر ! یہ mover نے جو آرگومنٹ دیے ہیں ان کو پتہ نہیں ہے کہ یہ پراونس نے کیا ہے یا فیڈرل گورنمنٹ نے

[Sardar Mohammad Aslam]

دوسرا آرگومنٹ انھوں نے یہ دیا ہے کہ پندرہ دن کے اندر اندر گرفتار ہوئے ہیں ۔ یہ تو رول ا ہے ......

جناب چیئرمین : نہیں نہیں وہ تو اور بات ہے اب تو راضی نامہ کی باتیں ہو رہی ہیں ۔ اب ہم میرٹس پر نہیں جائیں گے میں نے ملک صاحب سے بھی پوچھا ہے ۔

**Malik Mohammad Akhtar** : Sir, I have got no information. I request that I may be allowed to get proper information.

**Mr. Chairman** : Do you agree to adjourn it?

**Malik Mohammd Akhtar** : If the House agrees, Sir.

**Mr. Chairman**: Do you agree, Mian Arif Iftikhar? Should we adjourn it?

**Malik Mohammad Akhtar** : The motion may be adjourned.

**Mr. Chairman** : All the adjournment motions, the one which was now moved and the other one which has to follow or all adjournment motions, to next sitting.

INTIMATION *Re*: ARRESTT OF SENATOR MR. ZAHURUL HAQ

**Mr. Chairmam** : Now, intimation of arrest. I will just read out. I have received an intimation with regard to the arrest of Senator Mr. Zahurul Haq. It is a message from the SSP, Peshawar, received through Police Communications Centre, Rawalpindi, today in the morning at 10.30. The message says. "Senator has been arrested under the Defence of Pakistan Rules today, Detailed report in the prescribed proforma will follow".

خواجہ محمد صفدر : یہ message کس جانب سے آیا ہے ؟

**Mr. Chairman** : This message is from the SSP, Peshawar.

**Khawaja Mohammad Safdar** : Who is arrested? Under whose order, Sir?

That is not known, Sir.

**Mr. Chairman** : Proforma is being sent. They have simply sent a Telecommunication message that he has been arrested under the Defence of Pakistan Rules and the proforma is being filled and sent.

## MESSAGE FROM THE NATIONAL ASSEMBLY *Re*: ADOPTION OF THE MEMBERS OF THE NATIONAL ASSEMBLY (EXEMPATION FROM PREVENTIVE DETENTION AND PERSONAL APPEARANCE) (AMENDMENT) BILL, 1975.

**Mr. Chairman** : Now, I will read out the messages. There are three messages. First message is from the Secretary, National Assembly, to the Secretary, Senate Secretariat.

"Sir, in purusance of Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1973, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Members of the National Assembly Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance Amendment Bill 1975 on the 10th February, 1975. A copy of the Bill is transmitted herewith. Kindly acknowledge receipt".

## MESSAGE FROM THE NATIONAL ASSEMBLY *Re* : ADOPTION OF THE MEMBERS OF PROVINCIAL ASSEMBLIES, PRIVILEGES (AMENDMENT) BILL, 1975.

**Mr. Chairman** : The Second message is from the Secretary, National Assembly, to this Secretariat.

"Sir, in pursuance of Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Memers of Provincial Assemblies privileges (Amendment) Bill, 1975, on the 10th February, 1975. A copy of the Bill is transmitted herewith. Kindly acknowledge receipt."

## MESSAGE FROM THE NATIONAL ASSEMBLY *Re* : ADOPTION OF THE POLLTICAL PARTIES (AMENDMENT) BILL, 1975.

**Mr. Chairman** : There is a third message from the same source addressed to this Secretariat.

"Sir, In pursuance of Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Political Parties (Amendment) Bill, 1975, on the 10th February, 1975. A copy of the Bill is transmitted herewith. Kindly acknowledge receipt."

These are the three messages. Now, we take up legislative business.

Yes, Malik Sahib.

## THE MEMBERS OF THE NATIONAL ASSEMBLY (EXEMPTION FROM PREVENTIVE DETENTION AND PERSONAL APPEARANCE) (AMENDMENT) BILL, 1975.

**Malik Mohammad Akhtar** : Sir, I beg to move :

"That the Bill to amend the Members of the National Assembly Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance Ordinance, 1963 [The Members of the National Assembly Exemption from Preventive, Detention and Personal Appearance (Amendment) Bill, 1975], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

**Mr. Chairman** : The motion moved is: "That the Bill to amend the Members of the National Assembly (Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance) Ordinance, 1973 [The Members of the National Assembly Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance) (Amendment) Bill, 1975], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once."

**Mr. Chairman** : Yes, Khawaja Mohammad Safdar.

**Khawaja Mohammad Safdar** : There is an amendment, Sir.

**Mr. Chairman** : There is an amendment, I think, in your name.

**Khawaja Mohammad Safdar** : Sir, I beg to move :

"That the Members of the Nationnal Assembly (Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance) (Amendment) Bill, 1975, be referred to the Standing Committee concerned."

**Mr. Chairman** : The amendment moved is :

"That the Members of the National Assembly (Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance) (Amendment) Bill, 1975, be referred to the Standing Committee concerned."

**Some Senators** : Opposed.

**Mr. Chairman** : Opposed, yes.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئر مین ! ابھی اس ریکارڈ کی جو کہ اگلے روز اس ایوان میں پڑھا گیا اور اتفاق سے میرے ذمے یہ فرض عائد ہوا کہ میں اس سمجھوتے کو جو کہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف میں ہوا ہے اس ایوان میں پیش کروں اور جس کی محترم قائد ایوان نے پرزور اور پر جوش

تائید فرمائی تھی اور فریقین کے درمیان نہ صرف اس کاغذ کی رو سے بلکہ یہاں اپنی زبان سے اپنے الفاظ سے یہ طے کیا گیا تھا ۔ وہ معاہدہ کیا گیا تھا ؟ کہ اس accord کے نہ صرف الفاظ بلکہ روح کی بھی پابندی کی جائے گی۔ افسوس صد افسوس کہ آج اس معاہدے کی دھجیاں فضائے آسمانی میں حزب اقتدار کی طرف سے اڑائی جا رہی ہیں ۔ جناب چیئرمین ! میں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اس بل کو یہ معمولی بل نہیں ہے اس بل سے نیشنل اسمبلی اور سینٹ کے ارکان کے کچھ حقوق جو انہیں ۱۹۳۰ء میں آج سے کم و پیش بارہ سال قبل . . . .

**Malik Mohammad Akhtar** : Point of order Sir. The honourable Member can say this, when the motion is being discussed not on amendment. He should only confine to the urgency.

**Mr. Chairman** : Today's amendment is, that it should not be now considered but it should be referred to the Standing Committee concerned.

**Malik Mohammad Akhtar** : Because he thinks it is not urgent, and we think it is urgent, and he is arguing on the other side.

**Mr. Chairman** : How can I suggest him that he should not say, that this is not urgent.

**Malik Mohammad Akhtar** : Let him go into the detail, Sir.

**Mr. Chairman** : Yes.

خواجہ محمد صفدر: یہ دستور زبان بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زبان میری

سردار محمد اسلم: ابھی تک آپ کی زبان ترس رہی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر: جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا اور وزیر مملکت نے خواہ مخواہ ایک اعتراض فرما دیا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر اس بل کو زیر بحث لانے مسئلے کے دور رس نتائج کے پیش نظر اور اس مسئلہ کے دوررس اثرات کے پیش نظر اس میں اتنی عجلت نہ برتی جائے ۔ افسوس کہ وزیر مملکت نے مجھے فقرہ بھی مکمل نہ کرنے دیا ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ۱۹۶۳ء سے مرکزی اسمبلی کو اور حال ہی میں جب سے یہ معزز ایوان معرض وجود میں آیا ہے ، یعنی گذشتہ دو سال سے

[Khawaja Mohammad Safdar]

یہ حقوق حاصل تھے کہ انہیں اجلاس کے شروع ہونے سے پندرہ دن قبل اور اجلاس ختم ہونے سے پندرہ دن بعد نظر بندی سے متعلق قوانین کے تحت نظربند نہیں کیا جا سکتا میرے دوست جو اس طرف تشریف فرما ہیں وہ یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ ایک آمریت کا سیاہ دور ختم ہوا اور اور جمہوریت کا دور آ گیا ۔ اس آمریت کے سیاہ دور کا حال یہ تھا کہ اراکین پارلیمنٹ کو یہ حق حاصل تھا اور یہ قیمتی حق کب واپس لیا جا رہا ہے ۔ جمہوریت کے دور ہیں تو اس لئے سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیے ۔ جناب چیئرمین ! جہاں تک میری نظر جاتی ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جس کے لئے ایک خصوصی اجلاس بلایا جائے اور اگر وہ بلایا گیا ہے تو تین گھنٹے تک اجلاس کو شروع نہ کیا جائے تاکہ نیشنل اسمبلی ایک مسودہ قانون پاس کر لے تو ہم اتنی دیر منہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے رہیں کہ کب وہ پاس کرتی ہے پھر ہم اس پر غور و فکر کریں گے ۔ کلاز نمبر ۲ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ قانون یہ آٹھ فروری سے نافذ العمل تصور کیا جائے گا گویا کہ یہ قانون نافذ ہو چکا ہے ۔ اس کا اثر موثر بماضی ہے یہ آج رات پاس کیا جائے یا کل کیا جائے دس دن کے بعد کیا جائے ۔ ان ساری صورتوں میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ یہ قانون موثر بماضی ہو گا ۔ اگر کل بھی منظور کیا جائے یا پرسوں بھی کیا جائے ۔ میں نے دو دن کی مہلت مانگی ہے کہ کیونکہ رولز کے تحت .... یہ رول انہوں نے واضع کیا ہے ۔ دو دن پہلے اس ایوان میں یہ بل پیش ہونا چاہئے تھا ۔ پھر اس کے بعد حکمران جماعت ایک اور قاعدہ معطل کرنا چاہتی ہے اور مطالبہ یہ ہے کہ تمام قواعد کو جو اس راستہ میں رکاوٹ ہوں معطل کر کے اس بل کو آج ہی زیر بحث لایا جائے۔

**Malik Mohammad Akhtar** : On a point of order. But we not seeking any suspension. Where is suspension ?

خواجہ محمد صفدر : چلئے آپ نے وہ Suspend نہیں کرایا ۔

جناب چیئرمین : یہاں اس کی ضرورت نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : جی ھاں ضرورت نہیں پڑے گی - کیونکہ وہ رپورٹ ھی نہیں آئے گی - بہر حال محترم وزیر مملکت صاحب نے ھمیں ایوان میں اس تحریک کو پیش کرتے ھوئے اس ایوان کو قطعاً نہیں بتایا کہ عجلت کس غرض سے جاری کی جارھی ھے - ان کا وجہ نہ بتانا بھی اس بات کا جواز ھے کہ اس بل کو مجلس قائمہ کے سپرد کیا جائے اس بات کی بھی دلیل ھے - کہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ھے - یوں ھی شغل کے طور پر وزیر مملکت نے کہا کہ آج اس ایوان کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا جائے اور وہ یہ کہ ایوان رات بارہ بجے تک یا ایک بجے تک یا دو بجے تک کام کرتا رھا - ایک نئے باب کا خواہ وہ سیاہ باب ھی کیوں نہ ھو - لیکن ایک نئے باب کا اضافہ کرنا چاھتے ھیں اگر صرف اس شوق کے تحت کہ ایک نئے باب کا اضافہ کرنا چاھتے ھیں - اس ایوان کی تاریخ میں تو کسی اور ڈھنگ سے بھی ایسا ھو سکتا ھے - کسی اور طریقہ سے بھی ھو سکتا ھے - خدا شاھد ھے کہ میں نے اس ایوان میں آ کر اس بل کی شکل دیکھی ھے - جب میں ایوان میں آیا تو جو کاغذ میری میز پر پڑے ھوئے تھے - وہ سیاہ سیاھی میں لکھے ھوئے تھے یعنی جس سیاھی سے نیشنل اسمبلی کے کاغذات چھپتے ھیں - یہ بل اس سیاھی سے لکھا ھوا یہاں پر پڑا ھوا تھا یعنی ھمارے سینٹ کے سیکرٹریٹ کو اتنی مہلت بھی نہیں ملی کہ وہ سبز سیاھی سے اس بل کو ٹائپ کروا لیں - جیسا کہ انہوں نے ایک روایت قائم کر لی ھوئی ھے کہ سینٹ سیکرٹریٹ سے شائع ھونے والے تمام کاغذات سبز سیاھی سے لکھے جاتے یا ٹائپ ھوتے ھیں ان کو اتنی فرصت بھی نہیں ملی تو کم سے کم ھمیں اتنا تو بتا دیا جائے کہ کونسا پہاڑ گر رھا ھے یا زلزلہ آ رھا ھے - جس کا مقابلہ کرنا ھے یا زمین پھٹ رھی ھے یا آسمان گر رھا ھے - بل کو زیر بحث لانے تحریک پیش کر دی اور بیٹھ گئے - کم سے کم اس ایوان کو ربڑ کی مہر نہ سمجھا جائے اس ایوان میں اچھے بھلے دانشور ھمارے بھائی اور دوست جو اس طرف بھی سوچ سمجھ والے ھیں عقل و فکر والے ھیں ، فہم و فراست والے ھیں ان کو سمجھا کر دلیل سے ان سے کام لیجئے -

**Malik Mohammad Akhtar** : On a point of order, Sir. I have got at least three or four chances of speaking. I would like to answer him. He wants me to speak. I am not going to be trapped like that. Let him continue and I will satisfy him.

خواجہ محمد صفدر : یہ نکتہ اعتراض بھی اچھا رہا ۔

جناب چیئر مین : ذاتی حملے نہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ اپنی ڈیوٹی کریں گے ۔

خواجہ محمد صفدر : میں نے کوئی ذاتی حملہ نہیں کیا ۔ میں نے یہ کہا ہے کہ یہ طریقہ اختیار نہ کیا جائے ۔ وزیر مملکت میرے دوست ہیں اور بڑے پرانے دوست ہیں آپ تو جانتے ہی ہیں تو اس لئے کسی اپنے محترم ساتھی کے متعلق یا کسی محترم دوست کے متعلق نازیبا الفاظ اگر میری زبان سے نکلیں تو بہتر ہو گا کہ میری زبان اس سے پیشتر کٹ جائے ۔ جناب چیئر مین ! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ حکومت کی طرف سے یہ وضاحت کرنی چاہیئے تھی جو کہ نہیں کی گئی ۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں اتنی عجلت سے کام نہیں لینا چاہیئے ۔ قواعد کی پابندی کرتے ہوئے اور ان روایات کی پابندی کرتے ہوئے جو کہ اس ایوان میں گزشتہ دو سال سے قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ ان کی پابندی کرتے ہوئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس بل کو اسٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں ۔ دو دن کا موقع مل جائے گا ۔ کچھ ہم بھی پڑھ لیں گے کہ اس بل کا سیاق و سباق کیا ہے یا اس بل میں کیا لکھا ہے؟ سیاق و سباق کو تو آپ چھوڑیے ابھی تو یہ پتہ نہیں کہ اس میں لکھا ہوا کیا ہے ؟ اگر کچھ معلوم ہو جائے تو ہم اس پوزیشن میں ہو جائیں گے کہ اس بل کے حسن قبیح پر خیالات کا اظہار کر سکیں ۔

جناب چیئر مین : وہ تو میں ملک صاحب کو کہہ دونگا وہ آپ کو پڑھ کر سنا دیں گے کہ اس میں کیا لکھا ہے اس لئے آپ کو تکلیف کی ضرورت نہیں ۔

( قہقہے ، قہقہے )

خواجہ محمد صفدر : سننا کافی ہے جناب والا ! یا سمجھنا ضروری ہے ؟

جناب چیئرمین : ماشاء اللہ آپ تو ایک سیکنڈ میں وہ چیز ھضم کر لیتے ھیں جس کے لئے اوروں کو ھفتے چاھیں ۔

خواجہ محمد صفدر : میں آپ کا بہت شکر گزار ھوں for this compliment, Sir, لیکن بات یہ ھے کہ میں بڑی موٹی عقل کا آدمی ھوں دیر سے بات سمجھتا ھوں ۔

جناب چیئرمین : نہیں ، نہیں یہ تو نہ کہیئے ۔ آپ بڑے نکتہ رس ھیں ۔

خواجہ محمد صفدر : نہیں جناب والا ! میں آپ کا شکر گزار ھوں ۔ بہر حال آپ سے درخواست کروں گا اور آپ کے توسط سے محترم وزیر مملکت اور محترم قائد ایوان سے اور ان تمام دوستوں سے جو کہ اس طرف بیٹھے ھیں عرض کرونگا کہ جلدی کی کوئی بات نہیں ھے صبح دس بجے یا نو بجے اس بل کو زیر بحث لے آئینگے ۔ بقیہ رات اس بل کا مطالعہ کرینگے؟ صبح تک ھم تیار ھونگے کہ کیا بات ھمیں کرنی چاھیئے یا نہیں کرنی چاھیئے ۔ شاید اس وقت غیر محتاط طریقے سے ھمارے ذھن میں کوئی بات آ جائے ۔ وہ بھی بری بات ھے اور شاید جو ھم نہیں کہنا چاھتے ھیں ، وہ اس وقت ھمارے منہ سے نکل جائے وہ بھی بری بات ھے یا جو ھم کہنا چاھتے ھیں اس وقت ھمارے منہ میں نہ آئے تو آخر یہ اس ایوان کا کوئی وقار ھے کوئی قدر و قیمت ہے ، اس وقار کا لحاظ رکھیئے تو میں یہ درخواست کرونگا کہ میری یہ گزارش مان لیں اور دو دن کے لئے اس کو ملتوی کر دیں ۔

**Mr. Chairman** : Thank you. Do you want to speak or should I put the motion?

**Malik Mohammad Akhtar** : No, Sir.

**Mr. Chairman** : The question before the House is:

"That the Bill to amend the Members of the National Assembly (Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance) Ordinance, 1963 [The Members of the National Assembly (Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance) (Amendment) Bill, 1975], as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned".

*(The motion was negative)*

**Mr. Chairman** : The motion is rejected.

**خواجه محمد صفدر :** جناب چیئرمین ! مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ھے که حزب اقتدار کی طرف سے معاھدے کی صریح خلاف ورزی ہے اور ھم مجبور ھیں که اس ایوان کی کارروائی سے لاتعلقی کا اظہار کریں اور اس لاتعلقی اور احتجاج کا اظہار اس طور پر کریں ، که ھم کم سے کم اس بحث میں فریق نہیں بننا چاھتے۔ جس طریقے سے اس ایوان سے قانون سازی کرائی جا رھی ھے یه ھمارے بس کا روگ نہیں ھے ۔ آپ کا بہت بہت شکریه ۔

[At the stage the Opposition walked out of the House]

**Mr. Chairman** : So, the amendment is lost. Now, I take up the original motion for the consideration. Yes.

**Malik Mohammad Akhtar** : Just two minutes, Sir. I consider there is some confusion about it in the mind of the honourable Senator Khawaja Safdar when he was speaking. It is a very small amendment, Sir. We are only withdrawing the immunities from certain Members of the Parliament. It is necessary to make the immunity inapplicable in the case of any Member for reasons of State connected with defence, external affairs, or the security of Pakistan or any part thereof. So, Sir, there is immunity to a Member of the Parliament. He cannot be detained 15 days earlier the sitting of the Senate and 15 days after the session is prorogued. That immunity is being withdrawn altogether. If this action is such that it is connected with the reasons of State, with defence, external affairs, or the security of Pakistan, in that case that immunity is being withdrawn. I do not want to add anything but it is considered a necessity.

**Mr. Chairman** : Thank you. I put the question.

The question before the House is :

"That the Bill to amend the Members of the National Assembly (Exemption from Preventative Detention and Personal Appearance) Ordinance, 1963 [ The Members of the National Assembly (Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance) (Amendment) Bill, 1975 ], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once."

*(The motion was adopted)*

**Mr. Chairman** : The motion is adopted. Now, we take up clause by clause. The question before the House is :

" That Clause 2 forms part of the Bill".

*(The motion was adopted)*

**Mr. Chairman** : Now, Preamble, Short Title and Clause 1.

The question is :

"That Preamble, Short Title and Clause 1 form part of the Bill".

*(The motion was adopted)*

**Mr. Chairman** : The Preamble, Short Title and Clause 1 form part of the Bill.

Yes, now you take item No. 3.

**Malik Mohammad Akhtar** : I beg to move:

"That the Bill to amend the Members of the National Assembly (Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance) Ordinance, 1963 [The Members of the National Assembly (Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance) (Amendment) Bill, 1975 ], be passed."

**Mr. Chairman** : The motion moved is :

"That the Bill to amended the Members of the National Assembly (Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance) Ordinance, 1963 [The Members of the National Assembly (Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance) (Amendment) Bill, 1975], be passed."

Yes, do you want to say anything?

**Malik Mohammad Akhtar** : No, Sir.

**Mr. Chairman** : Say something.

**Malik Mohammad Akhtar** : Sir, I have explained that no immunity, which was given in 1963 is being withdrawn from the Members except that certain immunities of being detained two weeks earlier and two weeks after the session have been amended to the extent that if a Member is involved in an act which is an act of sabotage, anti-State activities, involvement with some foreign power, in that case that immunity will not be there.

**Mr. Chairman** : All right. Now, the question before the House is :

"That the Bill to amend the Members of the National Assembly (Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance) Ordinance, 1963 [The Members of the National Assembly (Exemption from Preventive Detention and Personal Appearance) (Amendment) Bill, 1975], be passed."

*(The motion was adopted)*

**Mr. Chairman** : The Bill is passed.

[ At this stage the Opposition entered the House. ]

## THE MEMBERS OF THE PROVINCIAL ASSEMBLIES' PRIVILEGES (AMENDMENT) BILL, 1975

**Malik Mohammad Akhtar** : Sir, I beg to move :

" That the Bill to amend certain Provincial laws relating to the privileges of the Members of the Provincial Assemblies [The Members of Provincial Assemblies' Privileges (Amendment) Bill, 1975], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once."

**Mr. Chairman** : The motion moved is :

"That the Bill to amend certain Provincial laws relating to the privileges of the Members of the Provincial Assemblies [ The Members of Provincial Assemblies' Privileges (Amendment) Bill, 1975 ], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once."

**Khawaja Mohammad Safdar** : Sir, I beg to move :

"That the Members of the Provincial Assembly Privileges (Amendment) Bill, 1975, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing committee concerned."

**Malik Mohammad Akhtar** : Opposed.

**Mr. Chairman** : The amendment moved is :

"That The Members of the Provincial Assembly Privileges (Amendment) Bill, 1975, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned."

**Malik Mohammad Akhtar** : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : پارلیمنٹ ان امور کے متعلق بھی قانون سازی کر سکتی ہے جن کا تعلق صوبائی اسمبلیوں کے ساتھ ہو لیکن اس وقت صوبائی اسمبلی کا

اجلاس شروع ہے اور غالباً آج ہی شروع ہوا ہے وہ اگر مناسب خیال کرتے تو اپنے متعلق اس قانون میں ترمیم کر لیتے لیکن ایسا کرنے کی انہیں اجازت نہیں دی جا رہی ہے اور جناب پراونشل اٹانومی کے دعوے کئے جاتے ہیں، ڈھنڈورے پیٹے جاتے ہیں۔ مگر اس پر عمل پیرا ہونے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جناب چیئرمین! میں نے اپنی تحریک کے ذریعہ صرف اتنی درخواست کی ہے کہ اس بل کو اسٹینڈنگ کمیٹی میں غور و فکر کے لئے بھیج دیا جائے۔ اسکے بعد اسے اس ایوان میں پیش کیا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ اس بل میں، موجودہ شکل میں کچھ نقائص ہوں کیونکہ یہ کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے۔ اسٹینڈنگ کمیٹی میں سے ہو کر آئے ہوئے کئی ایسے بل اس ہاؤس نے پاس کئے ہیں جن میں کچھ نقائص رہ گئے تھے اور ان پر دوبارہ غور و فکر کرنا پڑا۔ جناب والا! جو عجلت برتی جا رہی ہے، اس عجلت کی وجہ مجھے معلوم نہیں ہو رہی ہے۔ اس ایوان کو اپنا مقدس فریضہ پورا کرنے کے لئے مہلت دی جائے۔ اس معزز ہاؤس کے اراکین کو اتنی اجازت تو دی جائے کہ وہ اس بل میں درج شدہ الفاظ تو پڑھ سکیں۔ جناب والا! ایوان نے ووٹ کے ذریعہ اس بل پر اپنی رائے کا اظہار کرنا ہے۔ اگر عبارت سے ہی لاعلمی ہو، رائے کیسے استعمال کی جا سکتی ہے۔ اس لئے ان کو اتنی تو اجازت دی جائے کہ وہ اس بل کے متن کو تو پڑھ لیں۔

جناب والا! میرے علم میں اسوقت اس ایوان میں کوئی ایسا بزرگ موجود نہیں ہے کہ جسے القا یا کشف ہوتا ہو یا کرامت سے اس بل کے بارے میں معلوم کر لے۔ اس بل کے بنانے والوں، اس بل کی تدوین کرنے والوں کے دل میں کیا بات ہے اور وہ اس بل کے مندرجات کیا ہیں۔

جناب چیئرمین! میں بار بار اس ایوان میں اپنی نحیف آواز بلند کرتا رہوں گا کہ کچھ تو صحت مند روایات کا پاس کیجئے، پارلیمانی روایات کا پاس کیجئے، اپنے بنائے ہوئے قواعد کا پاس کیجئے، اپنے آئین کا پاس کیجئے یہ آئین، جس کے متعلق کسی زمانے میں یہ دعویٰ بجا طور پر کیا جاسکتا تھا کہ یہ قانون اس ملک کے نمائندوں نے اتفاق رائے سے منظور کیا تھا۔ آج اس

[Khawaja Mohammad Safdar]

آئین کے نہ صرف معنوں کی تضحیک ہو رہی ہے ، بلکہ اس کے الفاظ کی بھی تضحیک ہو رہی ہے ۔

جناب چیئرمین ! اس معزز ایوان کی روایات میں ان سیاہ اور تاریک روایات کو شامل نہ کیجئے ۔ آپ اس ایوان کے کسٹوڈین ہیں ، آپ اس ایوان کی روایات کے محافظ ہیں ۔ میں آپ کو ان اعلیٰ روایات کا واسطہ دیتا ہوں کہ یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے کہ اس ایوان کا ۶ بجے اجلاس طلب کیا جاتا ہے اور ایوان کے ارکان کو علم نہیں ہے کہ یہ اجلاس کس غرض کے لئے طلب کیا جا رہا ہے اور ایوان میں کام نہ ہونے کی وجہ سے اس ایوان کے چیئرمین ، نیشنل اسمبلی کی اسپیکر گیلری میں بیٹھ کر نیشنل اسمبلی کے اجلاس کی کار روائی سن رہے ہیں اور اس بات کا انتظار کیا جا رہا ہے کہ جب نیشنل اسمبلی اس بل کو پاس کرے تو پھر اسے سینٹ میں پیش کیا جائے ۔ کیا یہ اچھی روایات ہیں ؟ کیا یہ جمہوری روایات ہیں ؟ جناب والا ! اس طرف بیٹھے ہوئے میرے دوستوں کی زبان جمہوریت کا نام لیتے لیتے خشک ہو جاتی ہے ۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : ایک اور بم پھینکو ۔

خواجہ محمد صفدر : وزیر محترم اگر اس قصے کو نہ چھیڑیں تو ان کے لئے بہتر ہوگا ۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : چھیڑئیے کیا ، ہم نے کوئی بات چھپائی نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : وزیر محترم کو معلوم ہے کہ یہ متناعہ فیہ مسئلہ ہے اسے نہ چھیڑیں ، ورنہ ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں وزیر تعلیم اسوقت تشریف نہیں رکھتے تھے جب کہ تعزیتی قرار داد منظور کی گئی تھی ۔

جناب والا ! میں نے اسوقت بھی کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں کہ ہم اس قسم کی حرکتوں کی مذمت کرتے ہیں خواہ وہ کسی کی طرف سے ہوں ۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ : دل سے کرو ۔

<u>خواجہ محمد صفدر :</u> جو بات ہمارے دل میں ہوتی ہے وہی بات ہماری زبان پر ہوتی ہے - میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ جو بات آپ کے دل میں ہے وہی زبان پر ہے یا نہیں، میں نہیں کہنا چاہتا -

جناب چیئرمین ! میں بار بار عرض کروں گا کہ ہمیں مہلت دی جائے، ہمیں وقت دیا جائے ، تاکہ ہم اسکا مطالعہ کر سکیں - اسکے اثرات پر غور کر سکیں - میں نے اپنی رائے ایوان میں ظاہر کر دی ہے - میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی تجویز کی حمایت کرتا ہوں -

<u>جناب چیئرمین :</u> مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے ایوان سے پوچھ لیتے ہاں کہ ممبران کی کیا رائے ہے -

Thank you very much.

The question before the House is :

"That the Provincial Assemblies' Privileges (Amendment) Bill, 1975, be referred to the Standing Committee concerned."

**Malik Mohammad Akhtar** : Opposed.

**Mr. Chairman** : Those who are against this amendment may say 'No'.

**Senators** : No.

**Mr. Chairman** : The amendment is lost.

میں کیا کروں noes والے زیادہ ہیں خواجہ صاحب وہ نہیں مانتے -

The amendment is lost Yes ?

<u>خواجہ محمد صفدر :</u> جناب چیئرمین ! جمہوری روایات کا اس طور پر قتل مجھ سے برداشت نہیں ہوتا - اسلئے میں احتجاج کے طور پر اس ایوان سے واک آوٹ کرتا ہوں -

( اپوزیشن واک آوٹ کر گئی )

<u>جناب عبدالحفیظ پیرزادہ :</u> ہمیشہ کے لئیے یا دو منٹ کیلئے جا رہے ہو، یہ بھی بتا کر جاؤ -

<u>خواجہ محمد صفدر :</u> وہ بھی بات کر لیں گے -

**Mr. Chairman** : His papers are still lying there. Now, I put your motion.

**Malik Mohammad Akhtar** : Sir, I would like to make a short statement, if you allow me.

**Mr. Chairman** : Yes, yes, you are welcome.

**Malik Mohammad Akhtar** : Sir, an objection was raised by the honourable Senator who has walked out or is not present. He was challenging our authority and I would like the House to refer to Article 232, sub-clause (2) and part (a) :—

> "Parliament shall have power to make laws for a Province, or any part thereof, with respect to any matter enumerated in Part II of the Federal Legislative List or the Concurrent Legislative List or with respect to any matter not enumerated in either of those Lists, as if it were a matter specified in Part I of the Federal Legislative List".

So, Sir, this House is quite competent to take up this Bill which has just been passed by the National Assembly in its sitting. I will further add that we have courtailed the privileges of the Members of the National Assembly to the extent that if a person has committed an offence relating to external affairs or in respect of defence, then this privilege will not be available to him that the Government cannot detain him 15 days earlier and 15 days after the session. Sir, there are four Laws at present in the Provinces—The Provincial Assembly of Baluchistan Privileges Act, 1973; The Provincial Assembly of the North-West Frontier Province Privileges Act, 1973; The Provincial Assembly of the Punjab Privileges Act, 1972; and the Provincial Assembly of Sind Privileges Act, 1972. Sir, as the House has curtailed those privileges in respect of Members of the Parliament, it is necessary to bring the privileges of the Provincial Assemblies' Members to that level, and this is why we propose this amending Bill.

**Mr. Chairman** : Yes, Would you like to say something, Pirzada Sahib?

**Mr. Abdul Hafeez Pirzada** : A few words, because the honourable Member has chosen to walk out to serve his masters. Today, there is an unusual situation in the country, threatening the integrity of the country. That is why, for the first time, the Parliament of Pakistan has exercised its prerogative to assume to itself the legislative functions of the Provincial Assemblies. It is by no means an ordinary situation although the emergency has been in force since the People's Government came into power more than three years ago.

Mr. Chairman, Sir, never before has this Parliament, both Houses—the Senate and the National Assembly—resorted to the emer-

gency legislation on behalf of the Provinces. Today we have resorted to this because it is necessary. It is necessary in the interest of the integrity, solidarity and well-being of the country. It is in the greater national interest, and paramount importance is of the national interest. That is why, both the National Assembly and the Senate of Pakistan have decided to legislate on behalf of the Provincial Assemblies in this important matter.

In my speech before the National Assembly, I said something which I am going to repeat now that you cannot wait and see the country burning and not take any action. No Government worth its name can sit back with lethargy and see the country burning. Today this is what has started. You have got evidence of this. What is happening in the Province of Frontier where in the last One and a half years 88 cases of bomb blasts have taken place. This is some evidence of what has to come. We had indications of operations which are being planned and which are being launched systematically with the assistance of a foreign power, our neighbour on the west. People talk with pride as to what will happen to Pakistan. People talk with pride of how they are going to resort to the use of arms and weapons and violence to subvert the Constitution of Pakistan to bring about the downfall of the lawfal Government, the Constitutional Government of Pakistan and the Constitutional Governments in the Provinces. In this state of affairs when innocent people are dying by bomb blasts, the cruel hand is not discriminating between the innocent and the guilty. Where the same medicine is being provided to soften the will of the country, this House cannot sit back and take this lying down. Time has come when in the interest of the integrity and the sovereignty of the country and in the interest of the well-being of the country, you have to resort to this.

My honourable friends have said why should we not go to the Provincial Assemblies? We cannot go to the Provincial Assemblies because under the Constitution it is the duty of the Federal Government and not of the Provincial Governments to save the Provinces from external aggression and internal disturbances. I refer you to Article 148 of the Constitution. It is not the duty of the Provincial Governments or the Provincial Legislatures. Are we one or not? Are we one nation or not? After all, what is the Senate ? Senate is the representative of the Provinces because the composition of the Senate reflects the composition of the Provincial Assemblies, the same complexion of Opposition and the Majority Party in the Provincial Asssemblies is reflected in the Senate. Kindly see the provisions of Article 148 of the Constitution. How can we sit back and allow people to subvert the Constitution to bring about disintegration of the country. What will posterity say? That here in a sovereign House or two Houses of Parliament we just sat back and watched the disin-

[Mr. Abdul Hafeez Pirzada]

tegration of the country. This we cannot watch. Under Article 148, clause (3), Sir, this is what I refer you, it provides that:—

"It shall be the duty of the Federation to protect every Province against external aggression and internal disturbances and to ensure that the Government of every Province is carried on in accordance with the provisions of the Constitution"

This was the clause which was unanimously agreed upon by all the parties in the National Assembly when the Constitution was passed. Well, if we know what are our duties, if we know what are our obligations, then we cannot sit back idly. We have to pass this law not only for the National Assembly Members but also for the whole of the country including the Members of the Provincial Assemblies. Thank you very much.

**Mr. Chairman** : Would you like to say something Mian Sahib?

**Mian Arif Iftikhar** : Mr. Chairman, Sir, the honourable Senator Khawaja Safdar and his honourable colleagues have chosen to walk out on two distinct motions, two separate motions put before this House, and during the course of the honourable Senator's submission he has mentioned that from the side of the Treasury Benches, from the side of the Government there has been resiling, a going back upon an Accord that was mutually reached between the Government Benches and the Opposition. Now, Sir, its for the Minister for Parlimentary Affairs and the Minister for Education, who were present, to be able to reply that in full detail.

I would not like to waste the time of this House, but I do wish to put on record the reason why this Bill is being opposed and why time is being required so that food for thought may be given. Sir, this Government was the first, not only the first Government elected on the basis of adult franchise in the 27 years history of this country, it is not only the first Government that has brought about a Constitution which has been signed by all Members of the Parliament, not under duress whatever, a fact which they conveniently chose to forget, and they are very convenient and very forgetful, but also it is the first Government that has decided to see to it that while democracy is the essence of our Party, the Peoples Party, it does not mean a licence to kill, as the Education Minister has pointed out, to subvert and secede. Only those people have cause to fear from the amendments that have been moved by the honourable Minister for Parliamentary Affairs, who feel that they cannot confront a House, they are the people, Sir, who cannot confront the nation, those are the people, Sir, who, when there is nothing left in what passes for the mediocrity that they consider to be their mind, and here I am not sure I

am paying them a compliment, but when they do consider in what mediocrity, in that lybrinth mediority that is in their mind, what is good for the country when they cannot face the Assembly, when they cannot face the Senate, when they chose to walk out, when they are incapable to face the nation either, and when they do face the nation, they face the nation with terrorism, with sabotage and with a desire to bring about further destruction of Pakistan, if that is, God forbid, possible, which this country, this people and *Inshallah* this party is not going to allow to take place. The mandate to govern does not mean the mandate to be always right and we have not said that we have been consistently right in everything, that we would not tolerate opposition, we would not accept amendments, we would not hold discussion, we would not talk to them across the table, but it is only happening when they decide that they wish to bring about the same fate as the fallen Bangladesh. It is not a source of satisfaction to us for that was once part of Pakistan but today Shaikh Mujibur Rahman, for he had launched for his State upon slogans of secularism, democracy and socialism, has reverted to one party Government and a one party State the Fascism and Totalitarianism. Is it still being exploited by the people of West Pakistan? No.

Similarly, it is said in this Bill, very clearly, in the withdrawal of this privilege, that they are affected only when the defence, the external affairs and the internal security of Pakistan are in danger. And, Sir, they are in danger. It is not only the death of our comrade and friend, Mr. Hayat Mohammad Khan Sherpao, that has made it obvious to us, it has been known for a considerable period of time as the Chairman of our party has pointed out as to what naferious activities have been of the National Awami Party. The National Awami Party has taken upon itself the job of openly wanting from the public to give in the bazars a call to arms, a call to go into the mountains, a call to fight. One does not answer political arguments with a bomb. One answers it with better political argument. That is the process of human dialect, that is the process of human reason, that is the process of democracy and its functions.

But when there is nothing else left in the artillery of a party, of a party which is bankrupt, because its support comes not from within the country but comes from a country outside, whose loyalities are outside, and when they succeed in exercising that licence, when they succeed not in exercising that licence, I would say, when they succeed in exercising these privileges in a manner that it was not offended, then that privilege will be taken away. I would remind you, Sir, that in the British Parliament, which is considered the mother of all Parliaments, as far as westren democracy is concerned, Parliamentary democracy is concerned, that even there the Fascist Leader

[Mian Arif Iftikhar]

Oswald Mousley and his party were detained during the course of the war whenever the openly advocated the overthrow of the then Government and the existing coalition Government and Great Britain at that time by forcible means, because it was the question of saving of that country. It is for the same reason, Sir, that these privileges have been withdrawn. Only those have to fear who have something to fear. If you wouldn't go to the foreign power, if you do not have your roots outside, if your loyalities do not lie elsewhere, if there is some intelligence in your mind with regard to the socio-economic political philosophies and perliamentary structure of this country that has its roots in Pakistan, well, then you have no cause to complain. There is nothing to think about it. They say we want it to be referred to Standing Committee, that the majority party is today using its weight of numbers. Well, Sir, weight of numbers is being exercised perhaps by the majority party today. I only wish to ask from the honourable Members of the Opposition one questien. That is this: That all in cases of 88 killings that have been enumerated by the honourable Minister of Education that have taken place is one single province of Pakistan, it is the innocent who have suffered. Why is it that they have not been able to find justification other than merely mouthing their sorrow ? Why have they not condemned not the act itself but the party and the power that is behind it, because they are of the view that the only answer to the democratic arguments is a negation and a balatant negation and delay. Well, this cannot be delayed because there will be another 88 bombings, if these were within their power and for them to do, if there is a delay in the passing of this legislation and that is why this legislation.

So, Sir, I would say that the urgency is the urgency of human life, the urgency, is the urgency of the preservation of the integrity of Pakistan, the urgency is the urgency that we want to exist. We do not wish to become an appendage of any country. The only appendage to which the people of this side of the House consider themselves to be, are the masses who gave them the mandate in the first place. No other appendage we acknowledge other than that of Almighty God. Now, Sir, I would say to them that before they walk out, they should remember that it is not one life has been lost It is the fact that so many lives are at stake and I would only say, Sir, that man is given his life to live but once, he must so live that he is not feared by a cowardly or trivial past. So, he died to live in the knowledge that he has not lived without purpose. So died that we should know that he has fought for the noblest cause in the world, the liberation of mankind, and it is for the preservation of the body, soul and integrity of the people of Pakistan that this legislation has been brought forward. There is

no nobler cause than that. We heve no other reason to bring it forward in haste. We want haste to end territorism. We want the plant of democracy to nurture and grow, and it will Inshah-Allah grow and the answer to that, Sir, is to work together. Have your differences, yes have them within Pakistan. Have your loyalties to your Party, yes, have them within Pakistan. But if you wish to be an agents of foreign power then go to that country, Sir, from where you are financed, from where your territorists are trained and they will, no doubt, receive you with open arms. And as they do not have a Parliamentary system of Government, I am sure you will be able to find the liberty to be able to exercise your point of view. Thank you.

**Mr. Chairman** : Thank you very much.

I will put the question now.

So, the question before the House is :

"That the Bill to amend certain Provincial laws relating to the privileges of the Members of the Provincial Assemblies [The Members of Provincial Assemblies' Privileges (Amendment) Bill, 1975], as passed by the Nationel Assembly, be taken into consideration".

*(The motion was adopted)*

**Mr. Chairman** : Now, we take up Second Reading.

**Clause 2.**

Now, the question before the House is :

"That Clause 2 forms part of the Bill".

*(The motion was adopted)*

**Mr. Chairman** : Clause 2 forms part of the Bill.

**Clause 3.** No amendment?

All right. The question before the House is:

"That Clause 3 forms part of the Bill".

*(The motion was adopted)*

**Mr. Chairman**: Clause 3 forms part of the Bill.

Now, I come to Clause 1 Preamble, Short Title in Clause 1. The question before the House is:

"That Preamble, Short Title in Clause 1 form part of Bill".

*(The motion was adopted)*

**Mr. Chairman** : So, the Preamble, Short Title in Clause 1 form part of the Bill.

Now, you move Item No. 5.

**Malik Mohammad Akhtar** : Sir, I beg to move:

"That the Bill to amend certain Provincial laws relating to the privileges of the Members of the Provincial Assemblies [The Members of Provincial Assemblies' Privileges (Amendment) Bill, 1975], be passed".

**Mr. Chairman** : The motion moved is :

"That the Bill to amend certain Provincial laws ralating to the privileges of the Members of the Provincial Assemblies [The Members of Provincial Assemblies' Privileges (Amendment) Bill, 1975], be passed."

**Mr. Chairman** : Would you like to say something?

**Malik Mohammad Akhtar** : No, Sir.

**Mr. Chairman** : Now, I put the question before the House :

"That the Bill to amend certain Provincial laws relating to the privileges of the Members of the Provincial Assemblies [The Members of Provincial Assemblies' Privileges (Amendment) Bill, 1975], be passed.

(*The motion was adopted*)

**Mr. Chairman** : Yes?

**Malik Mohammad Akhtar** : There is another Bill, Sir.

**Mr. Chairman** : Yes, Item No. 6, Malik Sahib.

THE POLITICAL PARTIES (AMENDMENT) BILL, 1975

**Malik Mohammad Akhtar** : Sir, I beg to move :

"That the Bill to amend the Political Parties Act, 1962 for the purpose of bringing its provisions into accord with the Constitution [The Political Parties (Amendment) Bill, 1957], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

**Mr. Chairman** : The motion moved is:

"That the Bill to amend the Political Parties Act, 1962 for the purpose of bringing its provisions into accord with the Constitution [The Political Parties (Amendment) Bill, 1975], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

**Malik Mohammad Akhtar** : Sir, I don't want to make any long speech. I want to say that we want to bring the provisions in accordance with the present Constitution of 1973 and the definition has been changed. We have put 1973 Constitution, in the definition and then Sir, it empowers the Federal Government to declare unlawful a political party which has been operating against the sovereignty and integrity of Pakistan. Sir, in that case, the Government can refer the matter to the Supreme Court. Then, Sir, some penalty has been enhanced and certain other existing Laws have been repealed. Nothing has been changed, Sir.

**Mr. Chairman** : No more speeches?

Now, I put the question.

The question before the House is:

"That the Bill to amend the Political Parties Act, 1962 for the purpose of bringing its provisions into accord with the Constitution [The Political Parties (Amendment) Bill, 1975], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

(*The motion was adopted*)

**Mr. Chairman** : The motion is adoped.

Now, we move to clause by clause consideration of the Bill.

We take up first **Clause 2**. No amendment?

**Mr. Tahir Mohammad Khan** : We can take up all the Clauses together, Sir.

**Mr. Chairman** : Yes.

So, no amendment to Clause 2, no amendment to Clause 3, no amendment to Clause, 4, no amendment to Clause 5 no amendment to Clause 6, no amendment to Clause 7, no amendment to Clause 8, no amendment to Clause 9, no amendment to Clause 10, no amendment to Clause 11.

The question before the House is :

"That Clauses 2, 3, 4, 5, 6, 7, 8, 9, 10 and 11 form part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

**Mr. Chairman** : Clauses 2, 3, 4, 5, 6, 7, 8, 9, 10 and 11 form part of the Bill.

[Mr. Chairman]

Now, the question before the House is :

"That the Preamble, Short Title in Clause 1 form part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

**Mr. Chairman** : The Preamble, Short Title in Clause 1 from part of the Bill.

Yes, last Item.

**Malik Mohammad Akhtar** : Sir, I beg to move:

"That the Bill to amend the Political Parties Act, 1962 for the purpose of bringing its provisions into accord with the Constitution [The Political Parties (Amendment) Bill, 1975], be passed".

**Mr. Chairman** : The motion moved is:

"That the Bill to amend the Political Parties Act, 1962 for the purpose of bringing its provisions into accord with the Constitution [The Political Parties (Amendment) Bill, 1975], be passed".

Yes, no speeches?

All right. Now, I put the question.

The question before the House is :

"That the Bill to amend the Political Parties Act, 1962 for the purpose of bringing its provisions into accord with the Constitution [The Political Parties (Amendment) Bill, 1975], be passed".

(*The motion was adopted*)

**Mr. Chairman** : The Bill is unanimously passed.

I don't think that there is anything else on the Orders of the Day.

**Malik Mohammad Akhtar** : Not for today, Sir.

**Mr. Chairman** : Should we meet tomorrow in the evening?

**Malik Mohammad Akhtar** : Yes, Sir, tomorrow in the morning at about 11.00.

**Mr. Abdul Hafeez Pirzada** : I would beg to submit that the Senate meet tomorrow evening at about 6.30.

**Mr. Chairman** : Do you all agree to meet at 6.30 p. m?

(*The House agreed*)

**Mr. Chairman** : The House stands adjourned to meet tomorrow at 6.30 p. m.

---

The House adjourned till half-past six of the clock in the evening on Tuesday, February 11th 1975.

---